

بجائے کریم خیر خیر انصار حضرت و
 سید اداوہ عالیہ محمدیہ عسکریہ محمدی قوج کا
 ان تصوف و اللہ رب العالمین
 ترجمہ کریم احمد کدو کے تفسیر محمدی

انوار و منقار

۱۔ معجم اسلامی اصول کے
 تحت مسلم نواز کی مسکری
 ۲۔ تبلیغ اشاعت حضرت
 ۳۔ اعیان اشاعت علوم
 ۴۔ رفیعہ بدیعہ و العلوم غریہ
 ۵۔ اصلاح رسوم اتباع
 شریعت اسلامیہ

شمس الاسلام

شرح جنت

معانی سے
 عوام سے
 برادر مالک خیر۔ سواد و سیر
 تاریخ و اشاعت
 ہر انگریز ماہ کی یکم و ۱۶ کو
 پتھر پنجاب سے شائع ہوتا ہے
 قیمت فی چپر ار
 خیر

جلد ۱ بھیرہ پنجاب۔ ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱

جریدہ شمس الاسلام کا دور جدید اور ہماری مشکلات

جریدہ شمس الاسلام کے دور جدید کا آغاز ہوتے ہی مشکلات کا احساس ہونے لگا۔ قارئین کی طرف سے شک و شبہ۔ تنبیہ و سرزنش۔ اور عقاب ناموں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر صاحب کے ارشاد کی قبول کرنا اور سرخیز کے مطالبہ کو پورا کرنا چاہئے۔ تاہم ناخوشگوار ہے۔ ہر حال جریدہ کی پالیسی۔ شائے اور حجم۔ جذبہ وغیرہ کے متعلق قارئین کا مشورہ نہ ہارنے۔ موجودہ سائز و موجودہ طرز عمل میں آخراہ و دسمبر تک کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یکم جنوری سے قارئین کی اکثریت کی خواہش کے مطابق سائز وغیرہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اب تک جس قدر آراء ہمیں دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ سابقہ حالت باقی رہے یعنی جریدہ ہمیشہ مانتا رہے۔

۲۔ پندرہ روزہ رہے۔ مگر سائز وغیرہ وہی سابقہ رہے۔ یعنی سائز پر رسالہ کی صورت میں شائع ہوا کرے۔

۳۔ خاکساری مذہب کی ترویج کافی ہو چکی ہے۔ اور ایسے مذہب کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے۔ لہذا ان کے خلاف لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہم۔ ضرور اہل بیت کے بعد شیعوں کے خلاف کسی مضمون کی ضرورت نہیں۔ ۴۔ سیرانیوں کے کفر واضح ہو چکے ہیں۔ ان کے مسائل کے ابطال میں۔ غایہ پچھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ۵۔ رسائل نصوت و اخلاق کے مضامین درج نہیں ہوتے۔ ۶۔ تاریخ ادواب کی پانچویں سیریا کیجئے ۸۔ پندرہ روزہ کے بجائے ہفتہ وار کر دیجئے ۹۔ ملکی وغیرہ کی خبریں خصوصاً جنگ کی خبروں کا خلاصہ ضرور درج ہونا چاہئے۔ ۱۰۔ وغیرہ وغیرہ

شعبہ ریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اپنی آرا و ہمت جلد دفتر میں ارسال فرما کر مضمون فرمائیں۔ تاکہ مستقبل کے متعلق آخری و قطعی فیصلہ کیا جاسکے۔

من انصار علی اللہ

خبر انصار کی دست سالہ کارگذاری کا خلاصہ
 اور مخیر و ہمدرد اصحاب کی خدمت میں اعانت کی درخواست

دس سال کے عرصہ میں خیر اللہ نے جو شاندار اسلامی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ والعلوم عزیزہ بھیرہ پنجاب کا جامع مسجد میں اپنی شاخوں کے ساتھ عربی و فارسی و اردو و تعلیم حاصل ہو چکے ہیں ۲۔ والابلیغین کے ذریعہ یقین کی حمایت پیدا کی گئی ہے۔ مبلغین کے ذریعہ طول عرض میں احکام اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیا گیا ہے۔ مبلغین نے اس عرصہ میں پیدل یا سواری کے ذریعہ غزوات میں کثیر تعداد میں مسافر اقلید کیا۔ خاص باطل کے ساتھ مشرک کا سلب شاپرے ہوئے۔ ۳۔ فرقہ فاعلی کی ترویج کو کئی نے محظوظ و تقریر کے ذریعہ سے ملک میں اہل سنت کے حق میں نقصان کیا۔ کئی ۴۔ قریباً پچھتر ہزار لوگوں کی تعداد میں تعلیمی و ترویجی کام میں حصہ لیا گیا۔ ۵۔ جریدہ شمس الاسلام کے ذریعہ نہایت انجام دی گئیں۔ ۸۔ قیام و بے کم چوں کی کثیر تعداد کی تعلیم تربیت کا انتظام کیا گیا۔ ۹۔ شمالی پنجاب کے دیہات میں چھ سو مقامات پر تعلیمی جلسے منعقد ہوئے۔ ۱۰۔ و عظیم الشان سالانہ کانفرنس بھیرہ میں منعقد ہوئی ۱۱۔ مسلم نوجوانوں کی صحیح اسلامی اصول کے تحت جسکی تنظیم یعنی قوج محمدی کا قیام۔

ان امور کی گزارش کے بعد محمد احمد دوان بہت کی خدمت میں عاجزانہ اہتمام ہے۔ کہ ماہ اگست سے اعانت کے لئے اپیل شائع ہو جائے۔ مگر اب تک ہر مصلحت قوم کی تعداد آج بھی اس سے زیادہ نہیں ہو سکی۔ جب الانصار دس وقت دو سرار و بے سے نراہ قرضہ سے جسکی ادائیگی کے بغیر حاجت کا مستقبل خطر میں ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں رکوع و صدقات اور آئندہ وقت محمد و علیہ کرم اس اسلامی اولاد کو فراموش نہ فرمائیں۔ اور غرضہ تعبیر قوج محمدی قوج محمدی اس اسلامی پودے کو نہا ہی سے بچائیں۔

(رہبر)

(رہبر)

سورہ فیل کی تفسیر اور علامہ فراہی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۹۲۹ء

۱) عبد اللہ بن زبیر نے جیش ابرہہ کی تعداد بھی بتائی ہے اور کہتے ہیں۔

۱) تَنكِوَا عَنْ بَطْنِ مَكَّةَ انْهَآ
کانت قدیمًا لا یدام خبا دھا
لم یخلق الشعر لی کی حرمت
اذ لا عذر من الا نام یومھا
لسائل امیر الجیش منھا ما رای
ولسوف بنی الجاهلین علیھما
۲) سلون العالم یولوا ارضھم
بل لدرجیش تعد الا باب سفھم
۳) کانت بما عاد وجرھم فیلھم
واللہ من فوق الخبا لقیھما

ترجمہ ابرہہ کی فوج مکہ کے پاس سے ہٹ گئی۔ کیونکہ قدیم سے ہی حدود مکہ پر قبضہ کرنے کی کسی نے جرأت نہیں کی۔ میں نے اسے شہر سے ایسی راتیں ہی پیدا نہیں کیں کہ جن کی حرمت و توقیر ہو۔ کیونکہ کوئی صاحب عزت اس کا قصد ہی نہیں کرتا۔ ابرہہ سپہ سالار سے پوچھتے کہ اس نے کیا دیکھا ورنہ جاننے والے تو مجھوں کو بتا ہی دیں گے۔ جیش ابرہہ کے آدمی ساتھ نہ راستے۔ گمراہ بیچ کر اپنے وطن کو واپس نہ جاسکے۔ بلکہ ان امیر الجیش جو میدان جو چکا تھا وہ بھی زندہ نہ رہ سکا۔ اسی ملک میں ان سے پہلے عاد اور جدہ ہستم پہنچتے تھے مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا بندوبست کرتا ہے۔

۴) وصیھم ما من اصحاب الفیل
۵) قرعھم بحجارة من ساجیل
ولقیھم ظایر بھم ابابیل

ترجمہ اگر کوئی غراب کا سامنا کرنا چاہا جو اہل فیل پر یا تھا کہ لشکر اور مٹی کے پتھر بندوں کی ڈھاریں ان پر پھینک رہی تھیں۔ اور ہلاک کرتی تھیں۔

۶) فاما طعی الحجاج جبین طخا بنہ
۷) هذا قال انی مدلتی بالسلالہ
۸) فکان کما قال ابن نوح سار لقی
انی جبل من خشبہ الماء عاصم
۹) رعی اللہ فی جثمانہ مثل صاخی
عن الفیلۃ البضاء ذات المحادم
۱۰) جنود انشوق الفیل حتی اعادھم
۱۱) لھباء وکانوا مظھرخی الطراخیم
۱۲) نصرت کسری الدت اذ ساق فیلہ
الیہ عظیم المشرکین الا عاجھم
ترجمہ جب حجاج بن یوسف نے غزو میں آکر کہا کہ میں شریعت کو اگر تعلق پر چڑھ جاؤں گا۔ تو اس کا قول میں تھا کہ جیسے کنعان بن نوح نے کہا تھا۔ کہ میں پانی سے بیکر بہاؤں پر چڑھ جاؤں گا تو خدا نے اسے ہم پر اسی طرح تنگداری جبر سے کہ قبضہ شریف کی حمایت

میں کی تھی۔ اور ان لشکروں پر پتھر برسائے تھے جو باقی لائے تھے اور جسے مغزور تھے مگر تنگداری سے مٹی سے لائے۔ اگر سیماں تیری امداد بھی ایسی ہو تو جبر سے کہ بیت اللہ کی امداد ہو تو تھی۔

۱۳) سادۃ الاشرم الذی جاء بالفیل فولی وجیشہ
۱۴) واستھملت علیھم الطیر بالجذل حتی کاندہ مرجوم
۱۵) ذالک من فیلھن الناس یجھوا و یجھل من الجحش
ترجمہ بیت اللہ پیار سے نہ چڑھائی کی تھی۔ جو باقی لایا تھا مگر وہ لپٹا ہو گیا۔ اور اس کے لشکر نے شکست کھائی کیونکہ پرندوں نے ان پر لپٹ لپٹ کر کیا تھا کہ وہ تنگ رہ گئے تھے اسی وجہ سے تھی کہ بیت اللہ پر چڑھ کر اس کا جو شخص بھی ارادہ کرتا ہے وہ خدا کی لشکروں سے بھگ کر بڑا ہوتا ہے۔

۱۶) علامہ فراہی نے یونانی تفسیر ساری میں وقت ضائع کیا ہے سرے سے ہی واقعہ فیل کو کیوں نہیں بدلیا۔ اور کیوں نہیں لکھ دیا کہ اہل فیل سے مراد تبارہ ہیں جو تھیں لشکر کے اس سے متاثر کیا تھا وہ صیغہ بن یزید کا لشکر تھا جس نے میں پر چڑھائی کر کے اسے آزاد کر دیا تھا راہ علیہ ابابیل سے تھوڑے عرصے میں اپنے تھیں سے آدمیوں کا لشکر ماریا تھیں میں کا بڑا کسی تاریخی واقعہ سے نہیں تھا۔ صرف الفاظ کی تراش و خراش سے ایک انشاء بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ اور اس تخیل کا نام رکھتے ہیں تحقیق۔ اگر اسی طرح کی تحقیقات پر ہی اسلام پیش کیا گیا تو قرآن مجید کی خبریں ہم فراموش کر دیتی ہیں۔ ہم کیوں افسوس کریں کہ اس نے قرآنی مقایسہ کو بدل ڈالا تھا یہاں تو اس نے مفسر ہی محمد و وقت بعد اسلام کی نئی ساخت پر زناخت میں لکے بیٹھے ہیں ۱۷) آج اگر سید کے زمانہ بیکر عبد اللہ یوسف علی سابق پر تفسیر اسلامیہ کا لکھ لاپور کی خانہ ناد قیصر تک تمام اصلاحی تفسیریں جمع کی جائیں اور ایک بورڈ منتخب کیا جائے جو ان تمام علامہ تیار کر کے ایک کتاب کی صورت میں پیش کرے تو اسلام کا وہ نمونہ پیش آجائے گا۔ جو مسلمانوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ وہ آریہ نواز کیا یورپ نواز کا اور عظالت دیکھائی اور اسلام سے بیزار کی منظر ہر ہو گا۔

۱۸) مختصر سے کہ سید نے جو تفسیر کے مفسرین کا نام وقت سے پائتا دیا۔ اس کی تفسیر سے تمام معجزات کا منسلک ہو جاتا ہے۔ سحر اور معجزہ میں یا نظر بندی اور جسد سازی میں کوئی فرق نہیں رہتا مرزا کی تفسیر نے عقائد اسلام پر گھری پھیری ہے اور عظمت یا شان نبوت کو ایسے پچھلے درجہ میں لکھ کر پیش کیا ہے کہ آج اگرچہ مشرقی بھی نبوت کا دعویٰ بن جائے تو اس کے واسطے بھی کوئی تنگ راہ پیش نہیں ہو سکتا۔ بل قرآن کی تفسیروں نے مسلمانوں کو عبادت سے آزاد کر دیا ہے ایک نماز سے لیکر قربانی کی قربت اور حج و زکوٰۃ کو سر اسرے ہو کر ثابت کر دیا ہے۔ خود مشرقی نے اس کا بنا پر مصاف لکھ دیا ہے کہ سائے دس اصول کے باقی تعلیم اس وقت دستور العمل قرار میں دی جاسکتی۔ جنہی لغامیر نے اہل کرتے کرتے تمام رسومات شریعت کی بجائے کر دی ہے یہاں تک کہ ان کے مال مسجد کے منیر بھی شرک قرار دیے گئے ہیں

گروان کے گھر اور اپنے برد و ہاش کے سامان پر انشورپ کا نمونہ ہیں۔ اور جو لوگ آج سے نے اہل قرآن یا نجد کی مذہب اختیار کرتے ہیں وہ کرزن نما اور فروغ فیشن کے تھے غلط آئے ہیں۔ اتفاقاً روز جسد کا اتنا جوش کہ حنفی کہ انابہن ان تھیلے باعث شرک سے گروان کے گھر سے اور مصل و شربت کے لحاظ سے نہائی تھیلے کے پیر لڑتے ہیں جن کا دستور العمل یہ ہے کہ ہم تھیلے تو سب کو ہیں۔ مگر جہاں عمل عقول پر پ ہے۔

۱۹) مقصد بالا کلمات سے ثابت ہو سکتا ہے کہ ہم اہلسنت کا عقیدہ اہل اسلام ہے جو آج قدیم کسم سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ اور تیرہ سو سال تک ناقابل تردید سمجھا گیا تھا۔ اور یہی بنیاد اسلامی رہا ہے۔ یا سبیل یا موجودہ فلسفہ یا افعال حکمائے مغرب پر نہیں ہے اور واقعہ فیل میں بھی ہماری تحقیقات کی بنیاد مقصد ذیل امور پر ہے (۱) سورہ فیل میں اللہ تعالیٰ خطاب جنور علیہ السلام کو ہے۔ یونانی خطاب میں اسی صورت میں کسی جگہ درگفتار جمع کا صیغہ بھی مذکور اور جب سورہ کوثر پر نظر دوڑائیں تو اور بھی خطاب جگہ معلوم ہوتا ہے اس کے علاوہ اس خطاب نبوی کے تسلیم کرنے میں کوئی تباہت بھی نہیں ہاں صرف اتنا خیال ضرور جاتا ہے کہ علامہ فراہی کی اس ناراضی ہو گی اور کس۔

۲۰) جیش ابرہہ کو اہل فیل سے تعبیر کیا گیا۔ جس کو ہمیں کہا گیا اور یہی کسی مورخ یا شاعر نے جیش ابرہہ کو جس کو کہ لفظ سے تعبیر کیا ہے فراہی تخیل نے جو فتنہ پیش کیا ہے بالکل بے سرو پا ہے۔

۲۱) احاصب و صاف واقعہ فیل کے متعلق شاعرانہ مقامات کے نام نہتے میں جن میں سے لفظی تناسب کو یہ نظر رکھتے ہوئے ہم حاصب کے متعلق یہ خیال کریں گے کہ وہاں لکھنیاں بہت تھیں اور صاف کے متعلق یہ تصور کریں گے کہ وہاں مٹی اور غبار بہت تھی۔ ورنہ یہاں دو قسم کی آندھیاں مانی جاتی ہیں اور فراہی صاحب کو یہ بھی ترقیب دینا چاہیے کہ پہلے شکست چلی تھی اور بعد میں حاصب

۲۲) فراہی تخیل سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قسم کی آندھیاں فیل سے نکلیں گی۔ اور اگرچہ ہمیں بھی تنگداری کے درمیان یا درمیان کے تھیلے جو لوگوں میں مٹھتا آتی دکھائی دیتی ہیں کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ جن شاعروں نے فیل کی تنگداری کا ذکر کیا ہے اسی نظر سے لفظی کی ہے دراصل تنگداری ہوا سے تھی اور پرندے ہوا میں اڑ رہے تھے۔ تو انہوں نے سمجھا کہ پرندے تنگداری کر رہے ہیں لیکن اگر یہ منظر کسی کے سامنے بھی پیش کیا جائے۔ کہ طوفان باد میں گدھیں اڑا کرتی ہیں تو وہ ہمیں محبوب میں ٹھکر بات بنانے کا الزام ضرور دے گا۔ کیونکہ یہ کبھی بھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ طوفان باد میں کوئی پرندہ اڑتا ہو بلکہ ان کو تو خود جان برا پڑتی ہے اور اور ہر آدمی جان پالتے پھرتے ہیں اور کسی ایک تو تباہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ تخیل بالکل غلط ہو گا۔

۲۳) دو قسم کے طوفان ہیں۔ اگر گدھوں کا اڑنا تسلیم کیا جائے تو یہ سوال پیدا ہو گا۔ کہ طوفانی تنگداری سے وہ کیسے نکل گئے تھے۔ شاید فراہی تخیل نے یہ فیصلہ کر لیا ہو گا کہ دونوں قسم کے طوفان تقریباً دس گز کی بلندی تک پہنچے گا کہ کبھی تھے اور آپ کی ہوا میں سکون تھا اسی لیے ذوق فیل پر تنگداری کا اثر تھا اور پرندوں کے جسم زخمی ہوئے ورنہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ جیش ابرہہ کے تمام آدمی ٹھوٹے اور باقی تھیں تک ہلاک ہو جائیں۔ اور اگرچہ ہمیں

حضرت مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں

آنحضرت علیہ السلام کا خدا کی قسم کھانا

حضرت ابن مریم کا دوبارہ تشریف لانا

(مولوی حبیب الدین دہلوی نے مبلغ خیر الانصاری کے قلم سے)

ریش کا ایک بال بھی بیکار نہ ہو۔ مگر یہ خزانہ ہمارے نزدیک مل پادہ ہوا ہے اور ضوطۃ البعید سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

(۱۶) ماضی محمود کی تباہی مقام غم میں ہوئی تھی۔ ماضی اور ماضی وغیرہ میں نہیں ہوا۔ اور چونکہ ساتھ ساتھ فوج کا مجمع تھا۔ اس لئے اس کا پھیلاؤ دور دور تک چلا گیا۔ اور یہی پھیلاؤ شاعروں نے اپنے اشعار میں مختلف مقامات کا نام لے کر ذکر کیا ہے مگر یہ کہنا یا نقل غلط ہے کہ مکہ کے پاس ماضی پہنچ چکا تھا۔ اور بن روزنگہ میں کھانا کھا۔ اور اپنی جگہ سے نہیں ہٹا۔ جب فوجی اگر زندہ تھے تو ہم ان سے پوچھتے کہ مکہ کے پاس زمیندان ہی تک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ساتھ ساتھ فوج کو کیسے وہاں گھسیڑ دیا۔

(۱۷) تو مجھے ہم بھجارت میں ہندوں کا فعل مذکور سے قریش کا فعل مذکور نہیں کیونکہ واقعات متلازم ہیں کہ عرب کے قبائل کچھ تو مغلوب ہو کر شاہی لشکر میں داخل ہو چکے تھے مگر بحیثیت ملازم ہونے کے حملہ میں شریک نہ تھے۔ اور قریش کے پاس صرف دو چار قبائل کی جمعیت تھی۔ تو انہیں صورت بہرگز غیر جانبدار نہ ہوتے تو بدنتائج کا رونا ہوتا یقینی تھا۔ اگر اس وقت قریشی قبائل اس طرف پرواز کرتا کہ قریش اجماعی طور پر اپنے فلاح اور مناجات سے سنبھل کر نہ تھے۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ شاید یہ امر مانع ہوگا۔ کہ قریشی جبرہ کی یادگاریں مناجات نہیں چلانے جاتے۔

(۱۸) دنیا جانتی ہے اور قریشی قبائل بھی تسلیم کرتا ہے کہ قریش تیغ و سنان کے وحشی تھے۔ انتہا کراہی بھی ان کا خاص شاہکار تھا۔ مگر سنگداری کا کرب ان کی طرف منسوب کرنا خصوصاً اس حالت میں کہ بن روزنگہ اپنے اسلحہ کو چھوڑ کر سنگداری پر اتر آئے تھے کسی عقلمند کے لئے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ بلکہ صراحتہ گپ کھنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے۔

(۱۹) کید اور تخیل کے تحت میں ضروریہ سے کہ اس کے حملہ کو بیکار ثابت کر دیا گیا تھا۔ نہ اصل یعنی موضوع حقیقی یا معروف طور پر بیان مراد میں لیا جاسکتا۔

(۲۰) یہ کہنا غلط ہے کہ واقعہ میں پیش آیا تھا۔ کیوں کہ متفقہ روایات کا مفید ہے کہ حضور علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے تقریباً بیس دن مرچا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ میں واقعہ ہونے کے آخری ہفتہ میں پیش آنا یقینی ہے۔

(۲۱) اب سورہ قیل کا ترجمہ یوں ہوا کہ اے نبی کیا آپ نے نہیں کیا یا یہ امر نہیں سوچا۔ کہ اصحاب قیل سے تیرے مرنے خدا نے کیا سلوک کیا تھا؟ کیا اس کے حملہ کو بے کار ثابت نہیں کیا تھا؟ کیا تھا؟ کیا تم نے یہ بھی غور نہیں کیا کہ خدا نے ان پر یہ سے بھیجے تھے جو ان کو سنگ و گول کے پتھر بھیج کر رہے تھے۔ تو آخر میں خدا نے یا اس سنگداری نے ان کو ایسا چھٹائی کر دیا۔ کہ وہ گویا کرم غرورہ بنی ہیں اب بھی آپ کے دشمن تباہ ہونگے۔

(۲۲) اس ترجمہ پر اگر غور مسلم ہاں کر دیا جائے تو پھر گھر کی خبر نہیں لینے اس لئے ہمیں مفسرین زمانہ حال کی طرح واقعات کی تبدیلی میں افسانہ سازی کے ارتکاب کی ضرورت پیش نہیں۔

ہذا واللہ اعلم بالصواب۔

کلام کی توہین جن سے طے طے پتھر پتھر کی جاتے تھے۔

جواب طلب ہوا کیلئے وہی ملک تو چاہیے!

(ب) سورۃ المائدہ۔ پارہ ۶ کے رکوع ۴ میں ہے
”وما المسیم ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل“

(۳) ابن مریم میں ہے۔
(۴) سورۃ المؤمنون پارہ ۱۸ کے رکوع ۳

”وجعلنا ابن مریم وامۃ آیۃ وادینھا الیٰ ربوۃ ذات قرار وقین“

(۵) سورۃ الزمر پارہ ۱۵ کے رکوع ۱۱ میں ہے
”ولما غوب ابن مریم مثلاً اذا قی ملک امتہ یصلون اور یہ بیان کیا گیا کہ ابن مریم ناگہان تیری قوم اس سے تالیان بکھلائے ہیں“

(۶) سورۃ آل عمران پارہ ۲ کے رکوع ۱۲ میں ہے
(۷) عیسیٰ
فلما احسن عیسیٰ منہم الکفر قال من انصارہی الی اللہ.....

اذ قال اللہ لعیسیٰ انی متوفیک ورافعت الی ومطہرت من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی يوم القيمة“

(۸) سورۃ المائدہ پارہ ۶ کے رکوع ۱۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم وقال المسیح بیئنا اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم“

(۹) روح اللہ عیسیٰ ابن مریم
میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
”یا ہل الکلب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیم عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القا الی مریم وروح منہ“

(۱۰) سورۃ آل عمران پارہ سوم کے رکوع ۱۳ میں ہے۔
اذ قالت المشکۃ یعزیزہ ان اللہ یشہد بکلمۃ منہ اسمہ المسیم عیسیٰ بن مریم وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین“

(۱۱) قرآن مجید کی سیرۃ لقبرۃ آل عمران، المائدہ، انفھام توبہ، مریم، انبیاء، مؤمنون، احزاب، زحرف، حدید، صافات میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح سے مراد حضرت مسیح نامزد کی ذات ہی مراد ہے۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

واقعہ کو فرقہ مرانیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوے یہ تھا کہ مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ ہی عاجز سے کتاب ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۲۷ میں اس کے بعد مرزا صاحب نے تحریر فرمایا کہ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوہ نہیں۔ اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط شیل مسیح ہونے کا دعوہ ہے اور یہی مرزا صاحب کا اشتہار ص ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء اور کتاب تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۱۱۱ میں اس کے بعد مرزا صاحب نے لکھا کہ اس مسیح کو ابن مریم سے مراد ایک پولوسہ تہذیب دی گئی جو کشتی نوح ص ۲۹ میں نے اپنی تصنیف ”مرزا قادیانی شیل مسیح تئیں“ میں ۳۲ دلیلوں سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شیل مسیح نہیں ہیں۔ اور ان کو حضرت عیسیٰ ابن مریم سے مراد ایک پولوسہ تہذیب نہیں دی گئی ہے۔ اور نہ مشابہت تمامہ ہے میری گزارش یہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں لفظاً یا اشارتاً کسی شیل مسیح کے آنے کی خبر نہیں دی گئی ہے۔ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں یہ کہیں نہیں آیا کہ ایک شیل مسیح اس امت میں سے پیدا ہوگا۔ یاں حدیث میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح، روح اللہ عیسیٰ، بنی اللہ عیسیٰ ضرور آئے ہیں۔ عمران نجد اور احادیث صحیحہ میں یہ الفاظ اس طرح نامہری کے لئے آئے ہیں جن کی ماں حضرت مریم، صدیقہ تھیں اور جن پر باجمل لڑی تھی۔ اور جو بن باب پیدا ہوئے تھے۔ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں شیل مسیح کے الفاظ نہیں ہیں۔

آیات قرآنی

(۱) عیسیٰ ابن مریم
سورۃ المائدہ۔ پارہ ۶ کے رکوع ۱۵ میں ہے۔

”اذ قال اللہ لعیسیٰ انی مؤید اذ کفر بعبیدی عیسیٰ وحطی و الذلک..... اذ قال الحواریون لعیسیٰ بن مریم هل یستطیع ربک ان یازل علینا مائدۃ من السماء.....“

قال عیسیٰ ابن مریم انہم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء..... واذ قال اللہ لعیسیٰ بن مریم اعانت قلت للناس۔ اخذوا فی وادی الہمین من دون اللہ۔ الآئینہ

(۲) مسیح ابن مریم
سورۃ المائدہ پارہ ۶ کے رکوع ۱۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیم ابن مریم قل من جیالت من اللہ شیطان اراد ان یجعل المسیم ابن مریم وامۃ ومن فی الکافین جمیعاً۔

میں عیسیٰ ابن مریم مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح، روح اللہ
عیسیٰ سے مراد حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت
مسیح نامہری ہی مراد ہیں نہ کہ اس کا کوئی ثبیل۔ حضرت علیہ السلام
نے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسمعیل، حضرت اسحاق
حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد
حضرت سلیمان، اسکے آئے کی خبر نہیں دی۔ البتہ خدا کی قسم کھا کر
حضرت ابن مریم کے تشریف لانے کی خبر دی ہے یہ امر بھی ثابت نہ
رہا ہے کہ آئے والے مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم روح اللہ ہی ہیں
اگر حضرت مسیح ابن مریم ذات پاک سے تو حضرت علیہ السلام
خدا کی قسم کی اگر ان کے تشریف لانے کی خبر نہ دیتے۔

خاکسار تحریک کی مقدار

لکھنؤ ۲۹ ستمبر کچھ عرصہ قبل تک جو میں تحریک خاکسازان
کے اعراض و مفاد کے متعلق کوئی وضع و نظریہ یا خیال نہیں تھا
اور اس وجہ سے عامۃ الناس کے ایک طبقہ میں بلا سوجھ بچھے
کچھ دیکھ بھئی رہا تھا سچی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں
ایک پیشین گوئی جس سے نہ صرف عوام بلکہ پڑھ لکھا طبقہ بھی اس تحریک
کے اعراض و مفاد سے بخبردار ہو کر کے خود ایک نتیجہ پر مسخ چکا ہے اور
اس کا نتیجہ وہ معافی نامے ہیں جو حکام ضلع کو اس تحریک کے ذریعہ اول
فیض پور سے وصول ہوئے ہیں۔ ان میں انہوں نے تحریک سے اپنی نیرازی
کا اظہار کیا ہے اور حکام کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ غمزدہ سے
اس جماعت کی مدد کریں کوئی جحد نہ لیتے۔ ان معافی نامے والوں
میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں۔

نواب نواز شمس علی خان قزلباش تعلقہ ایسٹراخ محلہ اکبر آباد

میست محمد رفیق دلد محمد ابراهیم لکھنؤ

مستور احمد لکھنو۔ قلم محمد کبیر تاجر لکھنو۔

مسقطه علی خان لکھنؤ

مسند عبد الغفور سوره ضلوع و طراح و مقصود لافضو

میشود و این را از حق فریدی گفتند.

مسقطه منظوم الحسن بن الحسن بن تافیت محمد حسن انند مشر

ان معافی ناموں میں سب سے اہم معافی نامہ نواب نواز شاہ علی
خان قزلباش کا ہے جو اور کے سالادہ پر کی حیثیت رکھتے تھے
اور جنہوں نے ابھی گزشتہ ماہ علامہ مشرفی کے حکم کے مطابق مسطر
و عبد الدین جید برسرِ ناظم مسجوداتِ ثلاثہ کو کھڑول لکھی پر دس لکھا
تھے۔ انہوں نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ میں در ایک عرصہ سے اس
تحریک میں کوئی حصہ نہیں لے رہا ہوں۔ خاکسار کو ایک جو غیر سیاسی اور
بہتر خیال کر کے شریک بنوا تھا لیکن اب مجھے اس تحریک سے کوئی
وجہ نہیں ہے اور میں اس سے مستعفی ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ
لکھنؤ میں اس صوبہ میں اس تحریک میں کوئی حصہ نہ لکھا۔ مجھے امید ہے
کہ میری تحریر ملت حق بحث ثابت ہوگی اور میرے خلاف کسی کارروائی
کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ مسٹر ایم آر اراؤق فریدی کے نام سے
ابھی حال ہی میں ایک پمفلٹ خاکسار دور کی حمایت اور بعد دی ہیں
شائع ہوا تھا۔ مسٹر اراؤق فریدی نے بتایا ہے کہ یہ پمفلٹ بغیر ان کی
مرضی کے ان کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔ پمفلٹ نے بھی مختصری
معافی مانگ لی ہے (۱- ن- مر)

مرئیه من السماء فیکم و امامکم منکم
(۲) صحیح بخاری جلد اول ۱۱۳۱ صحیح مسلم جلد اول ۱۱۳۱
ان اباهریه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم کیف اذتم اذا نزل ابن مرئیه فیکم و امامکم
منکم

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْه وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَيْتِي عَلَيْهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بَنِي وَأَنَّهُ قَاتِلٌ قَاتِلُ قَاتِلِ قَاتِلِ قَاتِلِ
رَجُلٍ مَوْلُوعٍ إِلَى الْحَمْرِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مَحْصِيَتَيْنِ
كَانَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبِهِ بَلَلٌ فَيَقَاتِلُ لِلنَّاسِ
عَلَى الْإِسْلَامِ فَيُقَاتِلُ الصَّدِيقَ وَيَقْتُلُ الْخَوْبِرَ وَ
يَضَعُ الْحَنْيَةَ وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكُ كُلُّهَا
الْإِسْلَامُ وَيَهْلِكُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ
الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ
الْمُسْلِمُونَ رَحْمَةُ الْمَعْبُودِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مسح
عن ابي هريرة رضى الله عنه قال ان المساجد اشد
مخرج المسبح وانما يخرج فيكسوا الصليب ويقتل
الخواريق ويؤمن به من ادركه فمن ادركه منكم
فليقتل به من السلاسل (رواه ابن ابي شيبة)

روح القدس بن مریم

”عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال ان روح اللہ عنی ابن مریم نازل فیکلمہ فاذا رایتہ فاعرفہ رجل من یوحى الى الحق والیباض علیہ قوبان مصوان کان رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر ویضیع الخزیرہ و یدعو الناس الی الاسلام فیعلظ اللہ فی رضائہ المہتیم الدجال و تقع الامتیر علی اهل الارض حتی توحی الاسود مع الابل و الفہر مع البقر والذیاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لا تنصی ہم فیکت امر لاجین سنۃ ثم یتوفی رعیلی علیہ المسلمون“ (ترمذی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روح اللہ عیسیٰ ابن مریم تم میں نازل ہوئیگا۔ اس سے جب تم اس کو دیکھو تو اس کو چوان لو کہ اس کے سر کے بال نیچے ہوئے ہونگے۔ اور اس کانگ سے چیغہ نکلے گی جو اس پر دوزخ زدگان کے کپڑے ہونگے۔ اس کے سرو پر سے نیچے ہونگے۔ اگرچہ ان کو کبھی نہ پہنچی ہوگی۔ وہ حلیب کو پاش پاش کرینگے۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور خزیرہ کو اٹھا دینگا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائے گا۔ اور دجال کو ہاک کرے گا۔ اور زمین والوں پر اس قائم کر دے گا۔ یہاں تک شیر اوسوں کے ساتھ اور چیتے بیل کے ساتھ اور بھڑکے بکریوں کے ساتھ چریں گے۔ اور ایلکے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے۔ اور ان کو کچھ ضرر نہ دینگے اور چالیس برس تک ٹھہریں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے ریت پر کیجئے کہ اعمال جلد ہوں۔“

در کتاب ازالہ اہام حصہ ۲ صفحہ ۷۹ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے
 (شعر نمبر ۱) ابن مریم مر گیا تھا کی قسم
 داخل جنت ہوا وہ محترم
 (شعر نمبر ۲) کیوں نہ بیا ابن مریم کو خدا
 سست اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
 (۳) کتاب کشی نورج میں مرزا صاحب لکھتے ہیں
 قیل وعلیٰ حسن سے بڑھ کر اور شیخ ابن مریم
 ان عظم سے بڑھ کر (۱۳۸۱)

ج. (رسالہ) مع اللہ کے صلہ پر ہے۔
 (۱۴۹) مسیح کو ابن برکم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے (۱۴۹)

۴۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(نوٹ) ان مقامات ہیں: (۱) مریم سے سزا حضرت مسیح نامہری

احادیث رسول ربانی

عائشہ بنت ابی بکرؓ نے اپنے شوهر کے ساتھ جو کچھ فرمایا وہ سب صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے گھروں میں کیا۔

سج ابن مریم
جلد ۱ صفحہ ۱۰۱
جلد ۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱
جلد ۳ صفحہ ۱۰۱

”خدیجہا ہو کر قلب اذبحہ اللہ المصلح ابن
سورہ فیقول عند ملنا فی البیضاء شرفی و مشرق
الحدیث (ترجمہ) میں وہاں ایسے کاموں میں ہوگا۔ کہ ناگہان
اللہ بھیجے گا میرے پیش رو ہم کے کو پس وہ تیرے لئے نزدیک ہوا
سجدہ کے اور شرفی و مشرق کے“

ابن جریر (۱) سنن ترمذی و مطبوعہ مجتہبی پریس دہلی
جلد ۱ صفحہ ۲۶ ہے۔

عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم
قال والذي نفسى بيده لو شكن ان يقول عليكم
ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب و يقتل
الخنزير ويضع الحزيرة وليفيض المال حتى لا
يقتله احد

حضرت مجمع رہن جابر صحابی کہنے میں کہ میں نے حضرت رسول خدا

قال ابن ابي عمير رضى الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم كيف اختم انا نزل ابن

۱۰۰ کتاب شام کے علامہ فلسطین میں ایک گاؤں سے دیکھو مندا احمد علیہ السلام

فوج محمدی کے اصول

تین اقسام کے لئے حاضر ہونا ضروری ہوگا۔
فوج محمدی کے مناصب و عہدے

امیر العساکر۔ علاقہ متعلقہ میں دورہ کرنا تمام ماتحت افشروں پر ضبط رکھنا۔ اور ان کے تنازعات کا فیصلہ کرنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔
 امیر عسکر، مقامی فوج کا افسر اعلیٰ ہوگا۔ اس کا تعلق براہ راست امیر العساکر سے ہوگا۔ سپاہیوں پر ضبط رکھنا۔ اور ہر ایک کی ماتحت عہدہ داروں و سپاہیوں کی ترقی یا تنزل کے متعلق سفارش کرنا۔ سپاہیوں اور ماتحت عہدیداروں کے معمولی مولیٰ متعلقہ کام فیصلہ کرنا بھی اس کے فرائض میں داخل ہوگا۔

نائب امیر عسکر۔ امیر عسکر کے دفتری کاروبار اس کے متعلق ہونگے۔ اور امیر عسکر کی عدم موجودگی میں اس کے کام کو سرانجام دینگا۔

ناظم فوج۔ امیر عسکر کی طرف سے جاری شدہ احکام سپاہیوں تک پہنچائے گا۔ اور سپاہیوں کی اخلاقی حالت کی رپورٹ ہفتہ وار امیر عسکر کے پاس پہنچائے گا۔ اس کے علاوہ سپاہیوں کو روزانہ سو پڑھائے گا۔

خازن۔ عسکر کے کل مدخل و مخرج کا حباب اس کے پاس ہوگا۔ ہتھیار، کیمپ کے موقع پر عسکر کے غور و نوش اور سرگرمی کے سامان مہیا کرنے کے لئے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور عسکر کے تمام فوجی سامان کا محافظ ہوگا۔

کاتب العساکر۔ امیر العساکر کے ماتحت ایک کاتب العساکر ہوگا۔ جو حلقہ کے دفتری کاروبار کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اس کا انتخاب امیر العساکر جو کرے گا۔

ناظم۔ تین سپاہیوں سے لیکر تین سپاہیوں کا افسر ہوگا۔ اور اپنے سپاہیوں کو پریہ پر حاضر کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

تفصیلات

امیر العساکر۔ ایک یا زیادہ کی تعداد میں مختلف علاقوں کیلئے ادارہ عالیہ محمدی عسکر کی طرف سے مقررہ اکبریں گے۔ امیر العساکر کا تعلق تمام ماتحت جماعتوں کے ساتھ مساویانہ ہوگا۔ جہیز میں تین بار اطلاع دیکر اور ایک بار بلا اطلاع ہر جماعت کا معاملہ کر سکتا ہے۔

جہاں پر فوج محمدی کے تین سپاہی موجود ہوں گے وہ اپنا ناظم خود مقرر کر کے کام شروع کریں۔ تین سے تیس تک صرف ایک ناظم ہی کام کرے گا۔ تیس کی تعداد پر وہی ہو جائے پر مندرجہ ذیل انتخابات اور معمول میں لائے جائیں۔ اس کے بعد ہر پچیس سپاہیوں پر ایک ناظم فوج مقرر ہوتا ہوگا۔

امیر عسکر، نائب امیر عسکر، ناظم فوج، خازن، ہتھم، ناظم، امیر عسکر کا انتخاب مقامی جماعت کی مشاورت پر امیر العساکر کرے گا۔ لقیہ انتخابات مقامی جماعت کے مشورہ سے امیر عسکر کرے گا۔ (جو شرط) دوسرا افسر کا پابند شراعت اور خاندانہ ہونا لازمی ہے۔ ہر انتخابات کی کارروائی کی رپورٹ ادارہ میں بھیجی ضروری

۱۔ مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد ہونا۔ اور لوگوں کو نیکی کی تلقین اور برائی سے بچنے کی ہدایت کرنا۔

۲۔ ایمان والوں کی رہداری و عسکری اور دشمنان دین سے ہیزاوی کو اپنے اوپر لازم سمجھنا۔

۳۔ کسی کے ساتھ خاصہ باجواد اور الد اخصام فطرت اشخاص کے ساتھ مکالمہ و مناظرہ سے احتیاب کرنا۔

۴۔ ہمارے بچکانہ کی جماعت کے ساتھ یا بندی، روزہ اور بشرط استطاعت حج و زکوٰۃ کا فریضہ انجام دینا۔

۵۔ رسوم و رواج زندگی کا دستور العمل آقا کے نامدار فداہی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق بنانا۔

۶۔ خود بار و زکار ہونا اور دوسرے مسلمانوں کو بار و زکار بنانی سچی کرنا۔ غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی شریعت کی بہتری اور سر بلندی کے لئے ہر ممکن اثبات و سر فروشی کے لئے تیار رہنا۔

۸۔ ہمیشہ سچ لانا، جھوٹ اور جھوٹے آدمیوں سے اپنے آپ کو بچانا۔

۹۔ بلا لحاظ مذہب و ملت ہر قوم کے ضیعت معلوم و بے کس افراد کی خدمت کرنا۔

۱۰۔ اپنے افسران بالا کی اطاعت پر پوری باقاعدہ حاضری ضبط نظم و نسق کی پابندی کے ذریعہ اپنے اندر اثبات و خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

حلف و فاداری (۱۷)

اللہ ایک ہے، الشریک ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری پیغمبر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت یا غیر مشروط اور ملحق مطاع ہونے کا دعویٰ کرے گا فرے۔
 سیدنا ابوبکر محمد بن عثمان بن علی بن رضوان اللہ علیہم اجمعین و دیگر صحابہ امت کے لئے بخیر ہدایت ہیں۔ امیر العربہ امام ابو حنیفہ امام مالک۔ امام شافعی و امام احمد و محمد بن حنفیہ و فقہائے امت کی پیروی باعث نجات ہے۔ نجات کا مدار عقائد پر ہے۔ عقائد کے ساتھ باعمل ہونا ضروری ہے مگر بغیر عقائد کے عمل کوئی چیز نہیں ہے۔ افسران بالا و ادارہ عالیہ محمدی عسکر کے سر اس حکم کی۔ جو شریعت اسلام کی واضح تقریحات کے خلاف نہ ہو۔ بلا چون و چرا تعمیل کروں گا۔ اور فوج محمدی کے حملہ اصولوں کا پابند ہوگا۔ فوج محمدی کے سر رہنا کار کا وظیفہ اس عہد نامہ کا اقرار کرنا ہوگا۔

۱۲۔ فوج محمدی کے سپاہیوں کے چار حصے ہونگے۔

۱۔ مجاہدین جو روزانہ پریڈ میں حاضر ہوکر اسلام و مسلمین کی خدمت میں سرکشت رہیں گے۔

۲۔ ارکان جنگ۔ غنیمت میں ایک بار پریڈ میں حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ ۳۔ معاونین۔ جو ایک دفعہ پریڈ میں عسکر سے سند لیکر پریڈ کی حاضری سے مستثنیٰ رہیں گے اور جماعت کی مالی امداد سرانجام دینے کے لئے مقرر ہو کر رہیں گے۔

۴۔ ہمدرد۔ جو پریڈ وغیرہ سے مستثنیٰ ہونگے۔ مگر قسیم کی اخلاقی و مالی امداد کیا کریں گے۔ مگر یہ واضح رہے کہ یہ محبوب کیوت یا بغیر عام کے وقت امیر عسکر کے حکم کے ماتحت اول و آخر

کے رہنما امیر العساکر کے سفیری مصادرت کا ذمہ دار ادارہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں خورد و نوش کو چھوڑ کر صرف کرایہ میں سب گنجائش مقامی جماعتیں اس کی امداد کریں گی۔

۵۔ لائحہ عمل

۱۔ روزانہ نصف گھنٹہ دس قرآن مجید اور نصف گھنٹہ پریڈ ہو کرے گی۔

۲۔ ہفتہ وار عسکری مجلس مشاورت ہو کرگی جس میں اخلاقیات کے متعلق تقاریر اور سپاہیوں کے حال جن کے متعلق شکوہ و شکایات پیش ہو کر سزا یا جرم ہو کرے گا۔

۳۔ ہر ماہ میں دو بار ناظم تبلیغ حسب ضرورت سپاہیوں کو سنا لیکر رہات میں تبلیغی دورہ کریں گے۔

۴۔ سرورہ ماتحت مجلس جس میں کم از کم دس سپاہی موجود ہوں وہ بلحاظ عہدہ جات مذکورہ تین تین آدمیوں کی دفتری مجلسیں رتبہ کی بنیاد پر ہوں گی۔ ہر مجلس بدنی ۱۷ مجلس علیٰ غایت کے اندر دفتری و سرورہ تنازعات کا مثلاً اول الذکر کے مداخلت میں داخل ہوگا۔ متبادل طور پر جانے کی صورت میں ادارہ میں اطلاع دینی ضروری ہے۔

۵۔ ختمیوں کی امداد۔ بیواؤں کی خبر گیری بھی اس مجلس کے فرائض میں داخل ہوگی اور سرگاہوں کا مقامی عہدہ دار اپنے گاؤں میں اس مطلب کی منادگی کرے گا ذمہ دار ہوگا۔

۶۔ مجلس بدنی کا کوئی ممبر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں سستی کرے تو اس کی رپورٹ ادارہ میں بھیجی جائے۔

۷۔ شہر یا گاؤں کے تمام مسلمان بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید اور نماز پڑھانے کی ذمہ دار مجلس علمی ہوگی۔ اور اس سلسلہ میں ادارہ کی طرف سے امکانی امداد بھی طلب کی جاسکتی ہے۔

۸۔ سرکاری سکولوں میں مسلمان بچوں کی دیکھ بھال اور سرکاری فیصلہ جات اس مجلس کے سرورہ ہونگے۔

۹۔ جو فیصلہ قاضی عدالت (ناظم احتساب) کی طرف سے سرورہ ہو جائے۔ اس کی نقل ادارہ میں بھیجی ضروری ہوگی۔

(۱۶) مجالس ماتحتہ کے باہمی تعلقات

(۱) ہر مجلس ماتحت کسی تین یا تین سے کم میل مسافت رکھنے والی جماعت کو کسی علمی کے موقع پر از خود مدعو کر سکتی ہے۔ شادی یا کسی اور غرض کے لئے ملنا ملنا کو کم از کم تین دن پہلے کسی تربیت کے صفی مرکز سے اجازت حاصل کرے۔ کسی ماتحت مجلس کی طرف سے دعوت آنے پر کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ دس یا پوری سپاہیوں کا پیغام ضروری ہے۔ ۲۔ ممبر جانے والے سپاہی اور عہدیدار باہر جا کر دہائے مقامی افسر سے ماتحت ہونگے۔

۳۔ سرورہ نجات میں ہر مجلس افسر کے بتائے ہوئے احکام کو سرورہ دیکر وہاں کے صدر کی سلامتی لی جائے۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرائی جائے۔ (باقی آئندہ)

حکومت برطانیہ اور خاکسار

حال ہی میں ماسٹر عنایت اللہ صاحب مشرقی نے وائسرائے ہند کو بددیانتانہ خاکساروں کی طرف سے جنگ میں غیر مشروط امداد کا یقین دلایا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ تین ماہ کے اندر

۳۰ لاکھ ۳۰ ہزار خاکسار جنگی خدمات کے لئے پیش کیے جائیں گے۔ آپ اپنے تار میں مزید فرماتے ہیں کہ انگریز بہترین حکمران ہے۔ ہمیں ہزار خاکسار گورنمنٹ کی امداد کے لئے پیش کرنا چاہیے۔ انگریزی اخبار ٹریبیون رقمطراز ہے کہ گورنمنٹ ہند خاکساروں کو برطانوی فوج کا ایک حصہ قرار دینے پر غور کر رہی ہے۔ (خاکساروں کو ہمارا کج بول) (کس اسلام)

حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد ثانی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی بانی

(مرتبہ مولوی حبیب اللہ صاحب انیسویں)

سلسلہ - اشاعت - گلدشتہ

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی دعوت جب افلاطون کو جو ان بدخلقوں کا پیشوا تھا پہنچی تو اس نے جواب میں بول کہا کہ حق قوم مہذبہ کا لاجوابہ منالہی من جہد بینا ہم بدایت یافتہ لوگ ہیں ہم کو ایسے شخص کی حاجت نہیں ہے جو حکومات دے۔ اس پر خوف کو چاہئے تھا کہ ایسے شخص جو مردوں کو زندہ کرنا اور مائیدانوں کو روٹی کو تندرست کرنا ہے جو ان کی حکمت کے طور سے خارج ہے۔ پہلے دیکھتا اور اس کے حالات کو دریافت کرتا اور پھر جواب دیتا۔ بن دیکھے اس کا یہ جواب دینا اسکی کمال عداوت اور کمینہ بن سہ۔

بشارت احمد

۱۱۔ ترجمہ مکتوبات امام ربانی۔ دفتر اول مکتوب ۲۰۹ منفرہ ۲۲۵ و ۲۲۵ پر ہے۔

۱۲۔ اب ہم اہل بات کو مان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شخص کی حقیقت کیسے کہ تعین و جوتی کو کہتے ہیں تعین اسکا فی کبھی کہتے ہیں جب یہ نقد رات معلوم ہو گئے تو میں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کی طرح عالم خلش اور عالم امر سے مرکب ہیں۔ اور وہ اسم الہی جو ان کے عالم خلق کی تربیت کر لے والا ہے شان العلم ہے اور وہ جو ان کے عالم امر کی تربیت فرماتا ہے وہ محض ہے جو اس شان کے وجود اعتباری کا مبدی ہے جیسے کہ گزچکا اور حقیقت محمدی شان العلم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی اس معنی سے کہ یہ ہے جو اس شان کا مبدی ہے۔ اور حقیقت کہہ سجاتی بھی اس معنی سے مراد ہے اور نبوت جو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھی۔ جیسے کہ اس مرتبہ کی نسبت فرماتا ہے اور فرمایا ہے کہ کنت نبیاً و آدم بنی الما والطنین میں نبی تھا جبکہ آدم بھی بانی اور کچھ تھا۔ وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھے جس کا تعلق عالم امر سے ہے اور اس اعتبار سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کلمۃ اللہ تھے اور عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی خوشخبری اسم احمد سے دی تھی اور فرمایا ہے کہ مبعوثی ای رسول جاتی من بعدی اسمہ اسمحل۔ خوشخبری دینے والا ایک رسول کی جو اس کے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمد ہے اور وہ نبوت جو حضرت پیدائش سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف حقیقت محمدی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ دونوں حقیقتوں کے اعتبار سے ہے اور اس مرتبہ میں آپ کا تربیت کرنے والا وہ شان اور اس شان کا مبدی ہے یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ کی دعوت عالم امر سے مخصوص تھی۔ اور آپ کی تربیت روحانیوں پر تھی اور اس مرتبہ میں آپ کی دعوت خلق و امر کو شامل ہے آپ کی تربیت احباب و ادراخ پر مشتمل ہے۔

۱۳۔ اردو ترجمہ مکتوبات امام ربانی۔ دفتر سوم مکتوب ۲۲۹ صفحہ ۲۳۹ پر ہے۔

۱۴۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے جو آسمان والوں میں مشہور ہے جیسے کہ علماء نے کہا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے جو اہل سموات میں سے ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لائے کی خوشخبری اسم احمد سے دی ہے۔ اور اسم مبارک کو ذات احدل شانہ کے ساتھ بہت ہی القرب حاصل ہے اور دوسرے اسم سے ایک وجہ حضرت ذات اجل شانہ کے

میں یعنی آفتاب عادت کے برخلاف مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا۔ حضرت مہدی علیہ الرحمۃ ان ظاہر ہو گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمایا۔ وہاں کل آئیگا۔ اور یاجرج ماجرج ظاہر ہو گئے۔ واثبات الارض نکلے گا۔ اور دھواں جو آسمان سے پیدا ہو گا اور تمام لوگوں کو گھیر لے گا۔ اور دردناک غداں دیگا۔ اور لوگ بے قرار ہو کر کہیں گے اب حملے پروردگار اس غداں سے ہم کو دو کر ہم ایمان لائے اور آخر کی علامت وہ آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔ بعض نادان گمان کرنے میں کہ جس شخص نے اہل ہند میں سے ہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ وہی ہدی ہو گا۔ لیکن ان کے گمان میں ہدی گزچکا ہے اور فوت ہو گیا ہے۔ اور اس کی قبر کا پتہ دیئے ہیں کہ قرآن میں ہے۔ احادیث صحیحہ جو حدیث شریفہ ملکہ حدیث اترت تک پہنچ چکی ہیں ان لوگوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے لئے فرمائی ہیں۔ ان لوگوں کے مفقود شخص کے حق میں مفقود ہیں۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا ہے کہ ہدی ہو گا۔ آئینہ ان کے سر پر آ رہا ہو گا۔ جو پیکر کر لے گا۔ کہ یہ شخص ہدی ہے اسکی متابعت کرو۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں جن میں سے دو مؤمن ہیں اور دو کافر۔ دو اقرنین ۲ اور حضرت سلیمان مومنوں میں سے ہیں اور مردود اور بخت لفر کا وہ ہیں۔ اس زمین کا پانچواں مالک میری امت میں سے ایک شخص ہو گا۔ یعنی مہدی علیہ الرحمۃ۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا فانی نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ میری اہلبیت میں سے ایک شخص کو مبعوث نہ فرمائے گا۔ اس کا نام میرے نام سے موافق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہو گا۔ زمین کو جو ظلم کی بجائے عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب کعبہ حضرت مہدی کے مددگار ہو گئے۔ اور حضرت عیسیٰ ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور مجال کے قتل کرنے میں ان کے ساتھ موافقت کریں گے اور انکی سلطنت کے زمانہ میں زمانہ کی عادت اور بیویوں کے حساب کے برخلاف رمضان کی چودھویں تاریخ کو سورج گرہن اور اول مادیں چاند گرہن لگے گا۔ لفظ الفات سے دیکھنا چاہئے۔ کہ یہ علامتیں اس مردہ شخص میں موجود تھیں یا نہیں اور بہت سی علامتیں ہیں جو مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مہدی کی نظر کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے جس میں دو سو تک علامتیں لکھی ہیں۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات

ترجمہ مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۲۲۹ صفحہ پر ہے

۱۵۔ دفتر دوم مکتوب ۲۷۰ صفحہ ۲۷۰ پر ہے۔

۱۶۔ پس چاہئے بغیر علی اللہ علیہ وسلم کی پچھلی سنت پہلی سنت کی تاریخ ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو نزول کے بعد اس شریعت کی متابعت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بھی کریں گے۔ کیونکہ اس شریعت کا نسخہ جائز نہیں۔ مجھ نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے محبتات سے ان کے ماخذ کے کمال و یقین اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں۔ اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں حضرت عیسیٰ روح اللہ کی مثال حضرت امام اعظم کوئی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی مثال ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی ہرکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتناب اور استنباط میں وہ درجہ حاصل کیا ہے جس کے دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ اور ان کے محبتات کو وقت احوالی کے باعث کتاب و سنت کے مخالف جانے ہیں۔ اور ان کو اور ان کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ انکی حقیقت وراثت تک نہ پہنچے۔ اور ان کے فہم و فراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کو جس نے انکی نقیست کی باریکی سے مکتوب اساجہ حاصل کیا ہے فرمایا ہے الفقہاء کلہم حیال ابی حنیفۃ رفقہا ربوفینہ کے خیال میں ان کم حقوں پر انہوں نے کہ اپنا قصور دوسروں کے ذمے لگاتے ہیں۔

۱۷۔ قاصرے مگر کند اس طائفہ راعن وقصور حاشا للہ کہ ہر آدمی زبانیں گنہ را ہمہ شیران جہاں لستہ این سلسلہ اند روبرہ از جیل چہاں بگسلہ این سلسلہ دا ترجمہ میریت۔

۱۸۔ مگر کوئی قاصر لگا مئے طعن ان کے حال پر توبہ توبہ گز رہاں پر لاؤں میں اسکا گنہ شیریں باز سے ہوئے اس سلسلہ میں سبے سب لومڑی حید سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ اور یہ جو خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ نے فضول ستیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام الرافضیہ کے نزدیک کے موافق عمل کریں گے ممکن ہے کہ اس مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے لکھا ہو یعنی حضرت روح اللہ کا اجتہاد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد کے موافق ہو گا نہ یہ کہ ان کے نزدیک کی تقلید کریں گے۔ کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سے بزرگے کہ علماء امت کی تقلید کریں۔

۱۹۔ دفتر دوم مکتوب ۲۷۰ صفحہ ۲۷۰ پر ہے۔

۲۰۔ قیامت کی علامتیں جن کی سبب مجھ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے سب حق ہیں۔ ان میں کسی قسم کا خلاف

حدیث حضرت احمد مجتبیٰ رسول ربانی

افسوس

دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی

مولوی حبیب اللہ امرتسری مبلغ حزب انصار کے قلم سے

کے نزدیک تر ہے یہ اسم مبارک اور ہے ایک حلقہ مہم سے جدا ہوا ہے جو اس محبت کا سبب ہے جو تمام ظہورِ اہلِ کائنات ہوئی ہے نیز یہ اسم جو اسمِ احمدیہ مندرج ہے قرآن کے حروف مقطعات میں سے ہے جو سورۃوں کے اول میں اول حروف میں اور سورۃ پر اور آیت میں ہے۔ اس حرف مبارک ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین خاص خصوصیت حاصل ہے جو ان کی محبوبیت کا باعث ہوئی ہے۔ اور ان کو سب پر برتری اور فوقیت دی ہے۔

ختم نبوت

(۱) ترجمہ مکتوبات، امام ربانی ذفر اول مکتوب ۲۵۱ صفحہ ۳۴ پر ہے۔

”حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کو کائن بعدی نبیا لکان عجمو اگر میرے پیچھے کوئی نبی ہونا۔ تو اللہ عظمیٰ تو نہ۔“

(۲) ذفر اول مکتوب ۲۶۰ صفحہ ۸۱ پر ہے

”جاننا چاہئے کہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے لیکن اس منصب کے کمالات سے تالیفات کے بآء ثبات آپ کے تالیف اور ان کے حاصل حاصل ہوئے یہ کمالات طبقہ صحابہ میں زیادہ ہیں اور تابعین اور تبع تابعین میں بھی اس دولت نے کچھ کچھ اثر کیا ہوا ہے اس کے بعد یہ کمالات پوشیدہ ہو گئے ہیں اور ولایت علی کے کمالات جلوہ گر ہوئے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ زار سال گذرنے کے بعد یہ دولت از سر نو تازہ ہو۔ اور غلبہ اور شیوع پیدا کرے اور کمالات صلی اللہ علیہ وسلم اور غلبہ پوشیدہ ہو جائیں۔ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان طاسر و باطن میں اسی نسبت علیہ کو رواج دینگے۔“

(۳) مکتوب ۲۴۱ ذفر سوم صفحہ ۶۱۶ پر ہے

”اور حضرت فاروقؓ کی شان میں فرمایا ہے کو کائن بعدی نبیا لکان عجمو اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا تو عمرہ موزنا یعنی کمالات و لوازم جنوبیت میں درکار میں سب عہد میں موجود ہیں۔ لیکن چونکہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہ ہوئے۔“ نیز دیکھو صفحہ ۶۰

(۴) ذفر سوم مکتوب ۱۱ صفحہ ۵۳ پر ہے

”و پیغمبروں میں سے اول حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان میں سے اخیر و خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“

ختم نبوت

(۸) ہمارے دعویٰ کے کہ ہم نبی اور رسول ہیں ملاحظہ فرمادیاں، سورۃ رابع شریف (۹) اس خدا و ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور ان علیہ السلام (۱۰) سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں (مرزا کا خط سورۃ ۲۲ یعنی سورۃ تمام انعام لایو (نقطہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں۔ رسالوں، مخبروں اور تقریروں میں الفاظ نبوت نامہ، نبوت ناقصہ، جزوی نبوت، منتقل نبی، طلای نبی، مجازی نبی، برزوی نبی، حقیقی نبی، غیر منتقل نبی وغیرہ سے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ یہ الفاظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں۔

آیت قرآنی

”ما کان محمد ابدا احدا من من جالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شئی علیہا شریحہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن خدا کے پیغمبر ہیں اور آخری نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو جاننے والا ہے۔“

حدیث رسول ربانی

سنن ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۴۵۔ سنن ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ کتاب دلائل النبوة جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ مسند احمد شریف جلد ۵ صفحہ ۲۰۸۔ کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۵۳ تفسیر ذر نور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴۔ مشکوٰۃ شریف مترجم اردو۔ کتاب الفتن فصل ۲۲ مطبع انوار الاسلام امرتسر جلد ۵ صفحہ ۸۱۔ مرقاة جلد ۵ صفحہ ۱۵۵۔ اشعۃ اللمعات جلد ۵ صفحہ ۳۱۔ مظاہر حق جلد ۵ صفحہ ۳۲۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۵۱۔ حضرت ثوبان صحابی رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث آتی ہے جس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ”و اذہ سیکون فی امتی کذا لاون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ و اذا خاتم النبیین کا نبی نبی“ نیز ترجمہ اور حقیقت بات یہ ہے کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہونگے اور ان میں سے ہر ایک یہ گمان کریگا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا یعنی کسی کو نبوت نہ ملے گی

(خوف) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی سے کہ آپ کے بعد یعنی آپ کو نبوت و رسالت کا عہد ملنے کے بعد اس امت میں سے بہت جھوٹ بولنے والے لوگ خروج کریں گے اور وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے آپ کے الفاظ و اذہ سیکون فی امتی مکمل ہو گیا کہ وہ اپنے آپ کو امتی بھی کہیں گے اور الفاظ کلہم یزعم انہ نبی اللہ کہہ رہے ہیں کہ وہ نبوت کا دعویٰ بھی کریں گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم النبیین کی یہ تفسیر فرمائی کہ میرے بعد میری کامل پیروی سے میری امت میں غیر شرعی نبی آئیں گے۔ کسی جانی نہ۔ کسی ناجانی نہ۔ اور کسی اہل سنت و مفسر نے خاتم النبیین کی یہ تفسیر نہیں کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے امت میں غیر شرعی آئیں گے۔ بلکہ حضرت رسول کریم نبی رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں فرمایا کہ ”نبی بعدی“ مطلب یہ کہ مجھے نبوت و رسالت ملنے کے بعد اب

کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔ اور کسی کو نبوت و رسالت نہ ملے گی۔ حضرت ابوسرورہ صحابی نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا آخری نبی ہیں اور خاتم مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۲۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ اور تم آخری امت ہو مومن ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۲۱۔ تابعین میں سے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام قتادہ رحمہ اللہ نے خاتم النبیین کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۱۱ اور تفسیر ذر نور جلد ۵ صفحہ ۱۱

دعویٰ مرزا قادیانی

اس چودھویں صدی ہجری میں ملک ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے فرقہ مرزائیہ میں امیر احمد زکریا کی تعظیم قادیان۔ میاں بہر دین قلعہ گرساکن قادیان۔ عبد اللطیف خان ساکن گنا چور نبی بخش ساکن ہمدانجہ۔ محمد فضل خان ساکن چکائیگال جوار غ دین ساکن جموں۔ مولوی عبداللہ صاحب تیما پوری وغیرہ لوگوں نے نبوت و رسالت و وحی الہی پانے کے دعویٰ کئے ہیں۔

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں اور رسالوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے امتی اور نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعویٰ تھا جیسا کہ مختصر طور پر ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے۔ اور نبی بھی۔ راز الہ او نام صفحہ ۵۳

(۲) اہل بحر محمدی نبوت کے سب نبیوں میں۔ شریعت الہا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور غیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس نبی میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی۔ (تجلیات الہیہ صفحہ ۱۲)

(۳) مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲)

(۴) میں حرف نبی نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲)

(۵) صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲)

(۶) اور مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی لکھا ہے اور نبی کر کے بھی لکھا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۳) (۷) پس میں امتی بھی ہوں۔ اور طلای طور پر نبی بھی ہوں (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۳)

اسلام اور فرقہ بندی

(از جناب مومن صاحب بریلوی)

۳۔ جکل جو شخص اصلاح قوم کا دوسرے لیکر اٹھتا ہے یہی رٹ لگانا ہے کہ فرقہ بازی چھوڑ دو۔ سب ایک ہو جاؤ۔ مسلم کہلاؤ۔ سنی شیعہ وہابی وغیرہ کہلانا چھوڑ دو۔ مشرقی نے تو جدی کو دی ایک ٹریکٹ کفر زار اسلام شائع کر کے اس میں کفر کے فتوے جمع کر دیے ہیں جو مخالفت فریقوں نے ایک دوسرے پر لکائے ہیں اور پوچھا ہے کہ جب سب پر کفر کا فتوہ لگ چکا ہے تو بتاؤ اسلام کہاں جو اس لئے اس مختصر مضمون میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ کس قدر غلطی میں ہیں اور کس طرح لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔

حیرت شریف میں ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط پھاڑا۔ اور فرمایا یہ ہر اوطاق مستقیم ہے اسکو ضبط کرلو۔ پھر اس کے ساتھ چند اوطاق پھاڑے اور فرمایا یہ شیطان کے رستے ہیں یا گمراہی کے رستے ہیں۔ جو شخص صراط مستقیم کو چھوڑ کر ان رستوں پر گیا وہ گمراہ ہوا۔ دوسری جگہ فرمایا سواد اعظم یعنی طے گروہ کی پروری کرو۔ جو اس سے الگ ہوا۔ وہ دوزخ میں گرا۔ ایک جگہ فرمایا میری امت سنی اسرائیل کی طرح متفرق نہ رہے۔ میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے صرف ایک جنتی ہوگا۔ باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا۔ وہ حاجی فرقہ کون ہے فرمایا سب پر ہیں اور میرے صحابہ ہیں۔

اب میں اس بات کو واضح کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شکل بنائی تھی۔ وہ یوں تھی۔

ظاہر ہے کہ جو لکیریں الگ ہو رہی ہیں وہ میرے صراط مستقیم سے دور جا رہی ہیں۔ اور اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ میں ان لکیروں پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہوں۔ تو اس کا یہ خیال خام ہے۔ پس اس گروہ کا جو شمار اس سے الگ ہوا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا۔ کیونکہ وہ اسلام سے الگ ہو گیا۔ مزید حقائق کے لئے یوں سمجھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شمار اس جہنمی مسئلہ کذاب ظاہر اسود وغیرہ سب سے پہلے اس شمار سے الگ ہوئے۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک اور گروہ نکلا کہ الگ ہوا۔ وہ شیعہ کہلائے۔ انہوں نے اسلام میں نئی بات پیدا کی۔ خفائے نکلائے کو معاذ اللہ غاصب قرار دیا وغیرہ وغیرہ۔ اور اسلام سے الگ ہو گئے۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا۔ اور ان کے فتوے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق تھے۔ اسلامی فتوے نہ بن سکے کی وجہ سے مردود ہوئے۔ جن کے ساتھ ہی ایک اور گروہ الگ ہو گیا۔ اور خارجی کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ بھی اسلام میں نئی بات پیدا کرنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہوئے۔ اور ان کے فتوے بھی غیر اسلامی مرکز طرود۔ اسکے بعد معتزلہ۔ قدریہ جبریتہ وغیرہ وغیرہ بنیں فرستے گئے اور اسلام سے الگ ہوئے چلے گئے۔ اور جو اتنے انہوں نے علمائے اسلام پر لکائے ناقابل قبول تھے اسلام کے نزدیک وہی فتوے قابل قبول ہیں جو شمار اسلام پر چلنے والوں کے ہیں۔ اس لئے بعد تیس برسوں بعد ہی فرقہ دہائیہ نے

اسلام کے اصولوں کے خلاف نئی باتیں پیدا کیں اور اسلامی شمارہ کو چھوڑ دیا۔ اسلام سے الگ ہو گئے۔ اور ان کے فتوے ناقابل سماعت تھے۔ اس کے بعد مزانی جگہ الوہی الگ ہوئے اور ان کے فتوے علمائے اسلام کے متعلق ناقابل وقعت ہوئے کیونکہ ان کا اسلام سے کچھ بھی تعلق نہ رہا۔ اب خاکساروں کا گروہ اٹھا اس نے تمام متقدمین کو گمراہ اور علمائے کرام کے مذہب کو غلط قرار دیا۔ قرآن مجید کی غلط تشریح کی اور غیرہ اور اسلام سے الگ ہو گئے اب ان کے فتووں کی کوئی وقعت نہیں۔ اور علمائے اسلام جو اسی اسلامی شمارہ پر ہیں کے فتوے حق بجانب ہیں۔

حیرت نے کڑی لک جو شمارہ اسلام کو چھوڑ کر الگ ہوئے ہیں یہ رٹ لگانا شروع کر دیئے ہیں کہ فرقہ بندی چھوڑ دو۔ فرقہ اندازی نہ کرو۔ حالانکہ وہ خود کفر قرائن ہوئے ہیں فرقہ تو وہ خود بنائے ہیں اور بنام کرتے ہیں علمائے اسلام کو۔ نہ وہ الگ ہوئے نہ فرقہ بننا۔ وہ الگ ہوئے تو فرقہ بنا۔ اب اگر وہ فرقہ بندی کو مٹانا چاہتے ہیں تو اسی نئی ایجاد کردہ باتوں کو چھوڑ کر اپنی شمارہ اسلام پر آجائیں۔ فرقہ خود بخود مٹ جائے گا۔ فرقہ بندی نے نئے نئے فرقے بنانے سے نہیں ملتی۔ فرقے مٹانے سے ملتی ہے یعنی خاکساروں کی جھوڑوں۔ مزانی مزائیت کو ترک کر دیں۔ وہابی وہابیت کو غیرہ وغیرہ اور اسلام میں واپس آجائیں تو فرقے مٹ جائیں گے۔ ورنہ کبھی نہیں مٹ سکتے۔ فرقے بننے میں علماء کا کیا قصور علماء تو کہتے ہیں کہ شمارہ اسلام چھوڑ دو۔ لیکن ان کی نوستا کوئی نہیں۔ فرقے خود بناتے ہیں۔ اور الزام علماء پر مسلمان ان فرقوں سے نہیں مل سکتے کیونکہ وہ شمارہ اسلام کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ وہ جہنمی بننا چاہتے ہیں۔ اس لئے صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ فرقے اپنی نئی باتوں کو چھوڑ کر شمارہ اسلام پر آجائیں۔

باقی یہی بات کہ اپنے اپنے عقائد پر دھرم خود چھاؤ۔ یہ ناممکن ہے جو گروہ اسلام سے مل چکے ان کا اسلام سے بچا تعلق اور مسلمان انہیں ملا نہیں سکتے۔ جب وہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔ تو وہ مسلمانوں میں کیوں آئیں یہ تو جی بات ہوئی۔ کہ ایک شخص شمال کو جارہا ہے اور وہ صراط مستقیم کو اور انہیں کو دیا جائے دیکھو کبھی اپنے منہ تو اسی طرف رکھو جو صراط مستقیم ہے اور اگر دوسری جگہ بھی جاؤ۔ لیکن یہ خیال رکھو کہ تم مغرب کی طرف مقصود کی طرف پہنچو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ شمال یا جنوب کی طرف جائے والا مغرب میں پہنچ سکتا ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس مقام پر نہیں آجائیں جہاں سے وہ جدا ہوئے تھے۔ اور پھر مغرب کو چلیں۔

پس ثابت ہوا کہ اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہیں جو جاہلیت الگ ہوئی وہ اسلام سے خارج ہو گئیں۔ اور انہوں نے علمائے اسلام پر تو فتوے دیئے وہ غیر اسلامی اور ناقابل قدر تھے نہیں سمجھتے تھے جہاں اس وقت فتوے جمع کئے جہدوں اور مسلمانوں کا فتوے کیوں نہیں شائع کیا یہ مسلمان شیعہ اور گروہانہ ردی

ہیں۔ یاد رکھو مسلمانوں کے متعلق حسب طرح جیسا یوں کا فتویٰ ناقابل پیراقتی ہے۔ اسی طرح فرقہ ہائے باطلہ کے فتوے ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ وہ اسلامی فتوے نہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ فرقہ باطلہ ہے۔ اس کا جواب آسان ہے جو فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نئی بات نکال کر الگ ہوا وہ فرقہ باطلہ ہے اور جو پرانے طریقے پر ہے وہ صحیح رہے پرکے۔ جیسا کہ میں نے شیعہ خارجی معتزلی جبریتہ، قدریہ، وہابی، مزانی، جگہ الوہی خاکساروں کے متعلق اور لکھ دیا ہے۔

ایک بات غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ مذہب و شان میں تو کوئی مسلمانوں میں اگر دھرم شماری کی جائے۔ تو تمام فرقہ ہائے باطلہ کی مجموعی تعداد بھیچنان کر پچاس لاکھ سے نہیں بڑھ سکتی باقی تمام لوگ سارے آٹھ کروڑ اہل سنت والجماعت ہیں۔ جو شمار اسلام پر چل رہے ہیں۔ اور یہی سواد اعظم ہیں۔ الحمد للہ علمائے مذہب اور انہی کی پیروی لازم ہے۔

باقی رہا ائمہ اربعہ اور سلاسل ارباب طریقت کے متعلق اعتراض تو یہ واضح رہے کہ یہ فرقے نہیں۔ کیوں کہ انہوں نے دین میں نئی بات پیدا نہیں کی نہ نبوت کے دعوے کئے نہ قرآن مجید کی غلط تشریح کی۔ یہ سب اسی اصلی شمارہ اسلام پر چلنے والے ہیں۔ ان کی مثال یوں سمجھو کہ شمارہ پر مختلف قافلہ سالاروں کے ماتحت مختلف قافلے چل رہے ہیں۔ لیکن سب کا نظریہ ایک مقصد ایک منزل مقصود ایک رستہ ایک۔ اس لئے وہ فرقہ بندی کے تحت میں نہیں آسکتے وہ سب ایک ہیں۔ الگ نام محض اظہار تعلق کے لئے ہیں۔ کہ ہمارا قافلہ سالار سے تعلق ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

میرے خیال میں یہ امر اب واضح ہو گیا۔ کہ اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہیں جس قدر فرقہ ہائے باطلہ ہیں۔ وہ اسلام سے خارج ہیں۔ نہ ان کا اسلام سے تعلق نہ اسلام کو ان کی پیروی۔ اعوذ باللہ منہم۔ والسلام

اعلان

میرا شہید کا نام محمد اسماعیل ہے۔ اور وہ بازار صادقہ کلان مسجد وارہ لاہور کی خاکسار جماعت کا پرورش نمبر ہے۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کو اس کے وقت میری دوکان واقع موضع سلطان پور تحصیل امرتسر سے مبلغ چار سو روپیہ حرا کر بھیجا گیا ہے۔ سنا ہے کہ وہ دہلی سے مضافاٹا تھا کساروں کے ہمراہ سول ناظرانی کرنے کے لئے لکھنؤ و وارہ ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو محمد اسماعیل مذکور کا امرائع مل سکے تو براہ مہربانی مجھے حسب ذیل پتہ پر جملہ مبلغ فراوان سنا کہ اسے حوالہ پولیس کیا جاوے میں نے اس واقعہ کی رپورٹ کوٹلی امرتسر میں اسی دو رات کے وقت درج گرا دی تھی

فیقر محمد دھوبی دوکان محلہ مسجد کبیرا موضع سلطان پور تحصیل و موضع امرتسر



رمضان المبارک کی آمد

(از مولانا محمد الرحمن صاحب قادیانی)

خالق کائنات نے انسان کو شرافت کا تاج پہنا کر خلافت نبی کا وارث قرار دیا ہے۔ عالم مخلوقات میں اس کی حیثیت ارفع و اعلیٰ قرار دی۔ عالم کون کی سرایت نے انسان کے لئے مقرر کیا اور ہر ایک چیز اس کی خدمت میں مصروف ہے۔ زمین و آسمان، شمس و قمر، مندرے، آب و باد، نار و خاک وغیرہ سب سب کی خاطر بنائے گئے ہیں۔ یہ شخص لکھو مافی الاہل جیسا اور خلق لکھو مافی الاہل جیسا کے ارشادات میں انسان کی عزت و بلندی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ انسان کی تخلیق و ترکیب عجیب و غریب ہے۔ یہ ایک گونہ تکلی اوصاف کا حامل ہے اور ایک گونہ وصف ہیئت کا منظر ہے۔ کائنات اس کی خدمت کے لئے پیدا کر کے اسے رب العالمین نے اپنی عبادت و غلامی کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہاں خلقت انجمن و انجمن الا لیجمل وقت۔ اس کی تخلیق کا منشا عبادت ہے و احکام الہی کی پابندی ہے۔ تمام انسانوں میں سے امت محمدیہ کو خیر الاسماء شہداء للناس جیسے القاب و اوصاف سے مشرف فرما کر اسے تمام دنیا کی بنیاد، حق کی سرمدی اور باطل کی طرح کٹی کیلئے مہوٹ فرمایا۔ کھتم نہیں امتہ اخو حجت للناس کے ارشاد میں بتلایا گیا۔ کہ امت محمدیہ کا سرسری و عمل مخلوق خدا کے لئے نفع رسان ہونا چاہئے۔ امت محمدیہ کا ہر ایک فرد عطا لہ اعمال، اخلاق و محاسن، عادات و خصائل، بتدبیر و جاہلث تقویٰ و طہارت میں اقوام عالم میں ممتاز دکھائی دے۔ اور پاکیزگی حیات کیساتھ مقام عبودیت کی سرلغ اور بلند جہتی پر فائز المرام ہو۔ لہذا اس کے عقائد اور اقوال کی اصلاح کے لئے اس کی زبان سے لا الہ الا اللہ کہلوا گیا۔ اور قلب و دل سے اس کی تسلیم کرتے ہوئے دنیا کے تمام مجبور و مطلق سے برتری و علیحدگی اختیار کروائی گئی اور اس مجبور حقیقی کے سر حکم کے سامنے اپنے آپ کو نیت و نابود فنا اور مقود ہونے کا سبق پڑھا گیا۔ اخلاق و محاسن طہارت و پاکیزگی کے حصول کے لئے اسے عبادت رب کا طریقہ بتلایا گیا۔ باقی ہو جانے کے لئے جو حقہ نماز و رخصانہ پر فرض ہے اسے ہر گز غفلت و غفلت سے محفوظ رہے۔ ان الصلوٰۃ تاتخذه عن الخفتاء والمنکر یعنی نماز سہروردہ اور مکروہ اعمال سے بچنے اور رکنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ مثال مجھ کے بعد ایک ماہ کے روزے فرض کئے گئے۔ تاکہ اللہ کے غلام اور عبد کو کل طور پر تقویٰ حاصل ہو جائے جسکی وجہ سے اقوام عالم میں آپ اپنی نظیر سہروردہ سے انسان لفظ نے اور طہارت کا اس لئے مالک بن جاتا ہے۔ کہ اس کو ہر چیز سے منع کرنے پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ جو اسے اپنے حسن چہرے سے اور رکھنے کی موجب ہو سکتی ہے نفس و شیطان انسان کی قوت ہمیشہ کے خیر ہے۔ اسے مجاہد کر کے اپنا مطیع بنا لیتے ہیں۔ قرب ہمیشہ کی غذا خورد و نوش و دیگر اجزائے لافضیہ سے حاصل ہوتی ہے۔ قوت علیہ کی غذا شمع و تیل اور ذکر الہی قرار دی گئی ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ کو فرض قرار دیا انسان کی قوت ہمیشہ کو کمزور کرنے کا ذریعہ بتلایا گیا۔ اور اس میں تراویح، ختم قرآن اور شمع و تیل

کے ذریعہ قوت ملیکہ کو غذا ہم پہنچانے کا حکم دیا گیا۔ جہاں قوت ہمیشہ کی غذا کی قلت کی کمی وہاں قوت ملیکہ کی غذا رک بڑا ہی گئی۔ تاکہ وہ قوت کمزور ہو جائے اور قوت ملیکہ طاقتور ہو کر انسان کو اپنے مقصد حیات میں کامیاب بنانے میں مدد و معاون ہو۔

احکام صیام

نفلت میں روزہ کے معنی محض رک جانے کے ہیں۔ اور اصطلاح شریعت میں صبح صادق سے لیکر آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے پینے اور زوجہ سے محبت کرنے سے باز رہنا ہے۔

روزہ کی تعریف

رمضان المبارک کا چاند بکھٹے ہی چاند کے بعد رمضان المبارک کے سرون روزہ رکھنا تندرست عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنا بڑا گناہ ہے اور اس کی فرضیت کا منکر بالاجماع کافر ہے۔

روزہ کا فرض ہونا

روزی میں نیت شرط ہے۔ یعنی اپنے دل میں یہ ارادہ کر لینا کہ میں دن کو روزہ رکھوں گا۔ بغیر نیت قلبی تمام دن بھوکا پیاسا رہنے سے روزہ شمار نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ثواب ملتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزہ کی نیت سحری کے وقت کرنا سنت ہے۔ اگر کسی وجہ سے نیت قلبی نہ ہو سکے۔ تو پھر آفتاب کے زوال سے پہلے نیت کر لینے سے روزہ ہو جاتا ہے۔ زبان سے روزہ کی نیت کرتے وقت بصورت غل و غلہ من شہمہ رمضان یا اپنی زبان میں ایسے الفاظ کہنا جس سے اظہار نیت روزہ ہو سکتا ہے۔

روزہ کی نیت

سحری کے احکام سحر کے وقت کھانا کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو تو بھی کچھ لقمے کھا لینے چاہئیں۔ چنانچہ غول پانی پی لیا جائے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی۔ کہ سحری کے وقت کچھ نہ کچھ کھالیا کرتے تھے۔ سحری کا کھانا دیر سے کھلایا جائے تو بہتر ہے مگر اتنی دیر نہ کی جائے۔ کہ صبح صادق ہو جائے۔

افطار کے احکام

آفتاب کے غروب ہوتے ہی روزہ کھول دینا چاہیے۔ ملا وجہ دیر کرنا اچھا نہیں۔ ماں اور کے دن احتیاط کر لینی چاہئے۔ چھوٹا روٹی سے افطار کرنا سنت ہے۔ اگر چھوٹا روٹی سے نہیں۔ تو کھجور سے افطار کر لیں۔ اور اگر کھجور بھی دستیاب نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرنا افضل ہے۔

روزہ کن چیزیں و فاسد نہیں ہوتا۔

- ۱۔ بھوک لکنا تاکہ اپنے سے مایابی پی لینے سے
- ۲۔ اجانک منہ میں کبھی یا کبھی کے چلے جانے سے
- ۳۔ پانی سے قوت یا جتا کو کٹے وقت ان کا غبار نہ میں چلے جانے سے۔

- ۴۔ روزہ کی حالت میں سر نہ لگانے یا تیل نہ لگانی کرنی سے
- ۵۔ کان کی میل نکالوانے سے
- ۶۔ روزہ کی حالت میں سواک کرتے وقت دین سے خون نکل آنے سے بشرطیکہ حلق میں نہ جائے۔
- ۷۔ روزہ کی حالت میں احتلام ہو جانے سے۔
- ۸۔ رات کو خواب میں احتلام ہو جانے یا اپنی منگو سے محبت کرتے کچھ سحری کے وقت ٹپسی وجہ سے غسل نہ ہونے اور روزہ رکھ لیا جائے تو روزہ ہو جاتا ہے۔

تراویح

رمضان المبارک میں عشا کی نماز کے بعد نماز وتر کے پہلے میں رکعتیں نماز تراویح دس سلام سے پڑھنا۔ عاقل و بالغ مرد اور عورت کے لئے سنت مؤکدہ ہے تراویح کی جماعت سنت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ساجد بن یزید۔ یزید بن رومان بن۔ عبد الرحمن السہمی بن عطاء بن ابی بختری رضی اللہ عنہم انحضرت نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ امر متفق ہے کہ رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح کی صحابہ کرام خلفاء عظام کے زمانے میں پڑھی جاتی تھیں۔

(۱) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سنن میں تحریر فرماتے ہیں۔ نبی اکابر اہل العلم علی ماروی علی بن ابی ریحان و غیرہما من اصحاب النبی علیہ السلام عشی بن رکعتہ وھو قول سفیان الثوری و ابن المبارک و الشافعی رحمہم اللہ و قال الشافعی ھکذا اور سخت بدل نامکة لیسلمن عشی بن رکعتہ ثم رکعتہ یعنی ہم نے دیکھا کہ اہل علم و حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب اہل علم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر یعنی بیس رکعت پر اور یہ قول جو سفیان ثوری ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کہ۔ اور فرمایا امام شافعی نے کہ اسی طرح ایمان میں نے اپنے شہر میں لوگوں کو رکعت پر (۲) شرح المذہب میں امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مذہبنا النفا عشیون رکعات عشیہ قبلات غیر الوت و ذلک خمس توجیحات والیہ و ذلک رکعات بقسمائیں ہذا مذہبنا وجہ قال ابو حنیفہ واحمد و داؤد وغیرہم لقلہ القاضی عیاض عن محبوب و اعلامہ ثم ترجمہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ بیس رکعت دس سلاموں کے ساتھ وتروں کے مساوی۔ اور یہ پانچ تراویحیں اور تراویح چار رکعتیں دو سلام میں یہ ہمارا مذہب ہے اور یہی قول امام ابی حنیفہ اور اسکے اصحاب اور احمد اور داؤد و غیرہ کا ہے۔ اور اس کو قاضی عیاض نے محبوب و اعلام سے نقل کیا ہے۔

(۳) فقہ امام مالکین علامہ ابن رشد کی مشہور کتاب مائتہ البیہد میں یوں مذکور ہے۔

فاختار مالک فی احمد قولہ والیہ حنیفہ والشافعی واحمد و داؤد القیام عشیون رکعتہ سنوی الوت و ترجمہ امام مالک نے اپنے ایک قول میں۔ اور ابو حنیفہ، شافعی و احمد داؤد نے وتروں کے سوا بیس رکعتوں کے قیام کو اختیار کیا ہے۔

۴۔ فقہ حنبلی کی مشہور کتاب کتاب القیام میں بیس رکعتیں و یس حنبلی یزید بن رومان والی روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں رکعت پڑھنا کا اجماع مہر چکا تھا۔

۵۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں رکعت پر اجماع علیہ الصلوٰۃ فی عصر مصر و بعضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ کا اجماع بیس رکعت پر ہو چکا تھا۔

سُنیوں کی غفلت اور شیعوں کی حلیائیوں کا عبرتناک موقع

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

عہد حاضرہ میں ہر باطل فرقہ منظم مرکز اور سنت کے مذہبی مقصدات پر حملہ آور ہے۔ مگر سنیوں کے مذہبی مقاصد خواہ مخواہ غور و فکر میں مبتلا نہیں ہو سکتے اور ان کو مذہب سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ بشاری و متعصبین بھی اپنے اپنے دائرہ عمل میں مست ہیں۔ علمائے کرام کو بھی ابھی تک خطرہ کا کامل احساس نہیں ہے۔ شیعوں میرزاویوں۔ خاکساروں کی حدیسی منظم جو عین ملک کے طول و عرض میں قائم ہو رہی ہیں۔ ہر فرقہ اپنی طریقہ سیاسی و مذہبی تنظیم قائم کر چکا ہے ان کے مقابلہ میں اس سنت کے مذہبی سنی کے بقا کیلئے اگر کوئی جماعت قائم ہو۔ یا سنی نوجوانوں کو منظم کرنے کا کام شروع کیا جائے تو ان کے پناہ گزینوں کی تاروں پر نام نہاد سنی زعماء نقص کو نہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایسی تنظیم کو فرقہ وارانہ افتراق بین المسلمین کا ذمہ دار قرار دے دیتے ہیں۔ مگر ان عقول و فہم سے کہہ سکتے ہیں کہ ان مذہبی حریت و جمیت کے خلیہ سے یہ نا آشنا لیڈروں سے کوئی پوچھے کہ ملک میں آل انڈیا شیعوں کا انڈسٹری شیعوں کا سچ جینی سیاہ۔ تیرا باطل کی جماعت تنظیم آئندہ بین تباریہ کی تشکیل لیگ۔ لاہوری میرزاؤں کی انجمن۔ خاکساروں کے ادارہ ہدیہ کے قیام سے قوم میں کوئی فرقہ نہ بنائیں ہذا شیعوں کے بیسیوں جرائم کی بے پناہ شہرت بھی میرزاؤں کی جماعتی تبلیغ اور خاکساروں کے دلائل و براہین سے مسلمانوں کے قریب لایہ میں کوئی اختلاف نہ رہا ہے۔ مگر غریب سنی جو سنیہ وہ رسالہ اسلام کے حلقہ میں۔ ہمارے غریب۔ مصلحتات۔ تاریخ اور عقائد کی حفاظت کے لئے تنظیم کے لئے ہم میں یہ چند نوجوانوں کو بھیجیں اسلامی اصولوں کے تحت شکر کی حریت دینا چاہیں۔ یا سنی نفعین کے خلاف لڑنے کے لئے یہ شریعت سے ملک کو بھٹا کر دیکھنے کے لئے شوقا سنی لڑنے کے لئے ہیں۔ تو اگر حق و باطل کے مقابلہ میں ہمارے جہاد میں

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو جو جیتے ہیں۔ ہم وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا جو لوگوں نے سیاست کو دین سمجھ لیا ہے۔ اور جو لوگ سیاست کی جنگ سے ہی مذہب کا مذاکرہ کرنے کے غلامی ہیں۔ ان کی مذہبی و منہ لٹ اور نیشنلسٹس ہے۔ ہر سیاسی جماعت نے مذہب کی قطع و ریزہ کر کے اسے اپنے سیاسی نصب العین کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملک کے سیاسی اسلام جریڈ اس گرامی کے جیسی ملک و مذہب میں۔ جراثیم کو اگر قوم کا ترجمان قرار دیا جائے۔ تو ملک کے مولودہ جرائم کی روش سے قوم کا اتحاد و دہشت کی طوط رحمان واضح نظر آتا ہے۔ ان حالات میں قوم کے بچے حاسیوں۔ اور مذہب کے شہداء کو کافر قرار دے کر سر جگہ اسلام کا مذاکرہ کے لئے سرکشت میدان عمل میں آئیں۔ اور مسلم نوجوانوں کو اتحاد کے ذریعے جراثیم سے بچنے کے لئے انہیں عہدہ قیام میں بھیج کر ان کے لئے خیریت اسلام کا کام لیں۔ مذہبی جرائم کی سپرد سستی کریں۔ اور خالص اسلامی تبلیغی لڑ پھر کر

شائع کرنے میں تبلیغی مجالس کی تقسیم کی ادوار کریں۔ دہشت گرد سنی مذہبی مسلمانوں کا مستقبل خوشحال نظر آتا ہے۔ اتحاد و دہشت کے جراثیم، لادہ بیت کے توان۔ اور ان کی مولانا حکمت علیاں مسلمانوں کو آقا کے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے اسلام سے جدا کر کے ان کی مذہبی سستی کو کفر کرنے کے لئے ہے۔ مذہب کا نام لیکر مذہب سے متفق کیا جا رہا ہے اور مذہب اور سیاست کو ایک جراثیم سیاست کو کسی دین قرار دیکر مسلمانوں کے مذہبی جذبہ کو سیاست کی چھری سے دوغ کیا جا رہا ہے۔

مذہب عیاریہ اور تیرا کے معاملہ میں سنی لیڈروں کی سیاسی قلابازیوں کی تفصیل کے لئے ایک دفتر دیکھ رہے۔ شیعوں نے جن جن طریقوں سے ہمارے عامہ کو سنیوں کے خلاف کیا۔ ان کے مفصل تذکرہ کے لئے بھی یہ اوراق کافی نہیں ہیں۔ ہم ذیل میں شیعوں کے اخبار۔ رضا کار۔ لاہور۔ موزہ کیم شہر قلعہ میں جو چند اقتصادیات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کو شیعوں کی سیاسی چالوں کا علم ہو سکے۔ اور تیرا جیسی بد اخلاقی کے جوان کے لئے دنیا کو جس طرح دھوکہ میں رکھ گیا۔ اس کا انکشاف ہو سکے۔ مسلمانوں کے مختلف طبقوں کو سیاسی و مذہبی رجحانات کی بنا پر حسب ذیل گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ کانگریسی مسلمان۔ ۲۔ حامیان مسلم لیگ۔ ۳۔ شیعوں۔ ۴۔ وہابی۔ ۵۔ سادہ لوح عوام۔ ۶۔ آزادی خیال نوجوان۔ ان تمام طبقوں میں جس طرح سے پراپیگنڈا کیا گیا اسکا نمونہ حسب ذیل اقتصادیات میں نظر آ سکتا ہے۔

۱۔ کانگریسی والوں کو لکھا گیا۔ شیعہ اقلیت اپنے غلبہ آزادی کے باعث کانگریس کی زبردست مدد میں دھوکا کھاتی۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے ہندوستان میں رہنے والا کچھ شخص انکار نہیں کر سکتا شیعہ اقلیت کے مخالفین میں سے سب سے پہلے انتخاب مشترکہ کی حمایت، وکیلوں کی ایڈوکیٹ کی مخالفت کی شیعہ قوم ہی وہ ہے جس پر اتحاد شک مذہبستان میں کسی مذہب کو ماننا کہ مذہب داری یا مذہب کی جانستی راجا اور شاہو متھلان میں مستند فصاحت و فصاحت و فصاحت کی بنا پر مجرم کے موقع پر ہوئے ہیں کیا شیعہ ان سے برتری میں مدد ہے؟ اسی اقلیت نے مسلمانوں کو مزاج کمال پہنچانے کے لئے عباس حبیب ہی۔ سید علی رام۔ سید علی رام۔ اور سید حسن بیہ بہترین دل و دماغ والے افراد تھے۔

(صفحہ ۱۱ کام ۴۴) اس قسم کے مخالف آمیز مانیات یہ کانگریسیوں کی عہدہ کی کھلی۔ سرفروشیوں نے خود سنی و ہندوؤں کے مکانات کا جوٹ کیا۔ شیعوں نے ان کے احوال کا آزادانہ ساقدار متانت و انجمن میں گھر دوسری طرف دیکھئے مسلم لیگ والوں سے جو سنا باز

جاری رہی۔
مسلم لیگ والوں کو لکھا گیا۔

مسلمان جب کانگریس سے بدلے کے ان کو آپس میں لڑا کر حکومت کرنے کے پرانے سیاہ۔ جلالیہا سنا گیا اس کو بدلے (۱) عہدہ حکومت سے ہٹا دیا جائے۔ جواب شیعوں سنیوں کے لئے سے بہت کم ہو گئے۔ یہ مسلمانوں کی دولت آپس کے مفاد کے غلام ہو گئی تھی۔ لیکن ایسی سنی کے سوال نہ ہو کر کثیر فائدہ پہنچا دیا۔

(۲) حامیوں کو مدد سماجی حمایت دینی لیکن ہر لیڈر کمالیہ کانگریس کے مذہبی حقوق کے خلاف اعلان دہشت گردی مقصد یہ تھا۔ کہ اب اسلام کی سنی اکثریت غلامی کے قسم کی ایسی دینے والی حکومت کو بھی دینا سمجھ کر کانگریس میں شامل ہو جائے اور سنی اکثریت کے دلوں سے آئندہ بھی کانگریس کے نمائندے پیدا ہوا ناخاندانہ لکھا سکیں۔ یہی کی موجودہ فحاشی جو اب کانگریس مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ تین دنوں کی بددشمنی۔

یہ مسلم لیگ شیعہ اور سنیوں کے تصادم سے بالکل فاصلہ پاتا ہے۔
(۱) مسلمان آپس میں دیکھ کر ہندو کر رہے ہیں۔ کہ حکومتی کانگریس اور دیگر حکومتوں سے مقابلہ کی جگہ نہ کر سکیں۔

(۲) عہدہ کے کانگریس کے مولویوں کو کانگریس کی تحریکوں کے علاوہ اور کوئی ذمہ داری نہ تھا۔ اب اس رشتہ میں ان کے فاضل کی اصلاح ہو گئی ہے۔ (صفحہ ۱۱ کام ۴۴) (۳) ہندوستان کی کانگریس کا مسلم نمائندہ دیکھتا ہے کہ ان کے اور مسلمانوں کو اجماعیت بنا کر ان کے برابر دیکھتا ہے جس کو احساس کر کے سیاسی مسلمان اس سے الگ ہو گئے۔ اور مسلم لیگ کے جہد و جدوجہد میں روح بھونک کر اسلامی حجاز حلیہ قائم کیا۔ جس کے جہد و جدوجہد میں ملی جماعت شیعہ اس کے منتخب جہد کے ایسی سیاسی قابلیت کا تحمل دوسرا مسلمان میرزاؤں۔ راہ صاحب محمود آباد نے اپنی ملی مدد سے کل ہندوستان کے مسلمانوں کو طائفہ سنی حتی کہ مصر میں کونسل کے علاوہ سنی مسلمان دہرا دہرا بھارت تک کو ایک سنی پلیٹ قائم کر دیا۔ اور اپنے شیعوں کے حقوق کا خیالی نہ کرنے دینے تمام مسلمانوں کی موجودی کا رونا چہرہ بنا کر دیا۔ جس کو کانگریس نے اپنی کڑی کا سبب سمجھ کر اس کی مخالفت کی۔ انتخاب عمران کونسل کے وقت تمام جہاد جس کے کانگریس کو مسلم لیگ کی طاقت کا احساس ہونے لگا اور لیڈر نے یہ کہ ضرور سمجھ گئی۔ کہ یہ مذہب مسلمانوں کی حیثیت انجمن است ہندو کے عہدہ ہو جائے تو جس مذہب کی حیثیت کی ہندو۔ یہ سنی گئی اور ہندو کوئی مطالبہ سب سے ملک کا سب سے نہ ہو سکتا۔ ہندو اس کے لئے کہیں کہیں طرح مسلم لیگ کے شیعوں کو کڑی نزدیکی ہے جس کی شیعہ ہندو مت اور کوئی دخل ہے۔ (صفحہ ۱۱ کام ۴۴)

اسی طرح جہاں کنگریسی ہندوؤں کو بھینس دلا گیا، وہ شیعہ من حیث القوم کنگریس کے حامی ہیں اور لکھنؤ میں آل انڈیا شیعہ کونسل کا انعقاد منعقد کر کے اعلان کیا گیا کہ تمام شیعہ کنگریس میں زیر شرط طور پر داخل اور مشترکہ تیاریت کے حصول کے حامی ہیں وہاں مسلم لیگ والوں کے ساتھ کنگریس کے مخالف کی دعائی دی گئی۔ اور کہا گیا کہ کنگریس ہمیں صرف اس لیے مبارک ہے کہ ہم یعنی شیعہ مسلم لیگ کے حامی ہیں۔

ہندو دھماکے سے سنا مارا۔ ہندو دھماکے والوں سے گالی ایسی پیشین کے زمانہ میں سناڑش کے نتیجوں نے جسے کی قربانی کے حق سے دست برداری کا اعلان کیا اور مساجد کے سامنے جا جانے کا حق ہندوؤں کو عطا کر دیا۔ اہل حدیث یا تشدد و ستمناؤں کو اپنا جھنڈا بنانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ گزشتہ تیرہ برس کی فتنہ میں ترمیم کے جلسوں میں صحت ایجا دیا گیا..... قدیمی علماء کی کتب پر حصے کے بعد آج کل کے لوگ عالم مذہب بن جاتے ہیں۔ انہوں نے نہ کبھی دوسرے صریح صریح کا ٹکڑا یا اور نہ نکالا۔ علمائے اہل تسنن کے بیشتر فتویٰ صریح صریح کے جلسوں کو زیر دست بدعت بتاتے تھے۔ خود مولوی عبد الشکور صاحب اب تک مجلس تسنن کو سخت بدعت بتاتے رہے لیکن اب خود ایک ایسے مجلس نکھڑا دیا جسکی مثال نہ کسی فتنہ کی کتاب میں ملتی ہے اور نہ کسی تاریخ میں۔ وہاں حضرات تو اس مذہبی ترمیم کو ایک زبردست بدعت سے زیادہ بتاتے ہیں۔ (صفحہ ۷، مخلص)

عامۃ المسلمین کو بتا گیا کہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے جو زبردست احادیث لیڈر میں اور مجلس صریح صریح کے زبردست معاون ہیں وہاں ہوسے کبیر بنی میں اعلان کیا تھا کہ اگر وہ سرنہ بین عربیت ہوتے تو سب سے پہلے گنبد خضرا پر پتھر پھینک دیتے یا بالکل جھوٹ و افواہ لختہ اللہ علیہ انکا ذہن۔ مدیر (۲۴) سیلاب اور مجلس کے تبرک کو کھانا انہوں نے حرام بتایا جھوٹ و افواہ عرض ہے مدیر) سب جانتے ہیں کہ شیعہ امام حسین کی بے کسی پر لکھتے ہیں لیکن ان کی دلائل داری کرتے کے لیے احرار میں سے تعزیر داری براہ۔ اور تاقان حسین زندہ باد کے نعرے لگاتے (یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے مدیر)..... لفظ صریح صریح کے اصل دعوے کی ٹیٹی ہے جو شیعہ حضرات کو شال کرنے کیلئے ایجا دیا گیا..... تاکہ اہل تسنن خارجیت کے دار سے میں شامل ہوتے لگیں بدعت ۷ مخلص) آگے صفحہ ۷ پر کیا ہے کہ۔

کنگریس کو اس عرض کے پراپیگنڈا کیلئے کچھ کرایہ کے وہابی مولوی تلاش سے مل گئے۔ سنیوں کے وہابی افراد نے اس تحریک کو شروع کیا اور وہ دہا بیت اور خارجیت جیسے نام لگاتے ہیں۔ اس لیے شیعہ دہا بیت و خارجیت سے بزدل رہا ہیں۔

تقریباً اب علماء کے دشمن اور ناراض خلیل مسلمانوں کو اپنا حامی بنانے کیلئے۔ ملت اسلامیہ کے من شیعہ ایسے لٹوے بہا بہا کر کہ ہر صریح صریح کی تحریک اس لیے برسی ہے کہ یہ تحریک سنیوں نے اپنی شکم ٹری کیلئے شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ ارشاد دہوتا ہے وہ سوائے غیبت ق کے ام و میل کے کوئی بھی دوسرے لڑا کر کھانا نہ پختہ نہ کرے گا۔ زمانہ کی رفتار یہ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کی حکومت سے دور ہوتے جاتے ہیں مولویوں کی قدر و منزلت ہونے لگی ہے اور ان کے لحاظ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوا موجودہ زمانہ میں زکوٰۃ اور فطرہ وغیرہ کم سے کم ملنے میں جسکی وجہ سے مولویوں کے طبقہ میں انھیں اس کیلئے ایک بڑی مذہب

کے دکھانے ہی رگ سمجھے جاتے ہیں۔ اس لیے چند غیر مذہب علماء اور کبھی اپنا بیٹ بھرنے کیلئے مجبور ہیں۔ شیعہ نوجوانوں کو کہا گیا۔

اے حسین ابن علی کے چاہنے والو چلو لکھنؤ میں مسیروں کی فتح و نصرت کیلئے عزت خیر البتہ کے چاہنے والو چلو حق بتاتا ہے نہیں اپنی حمایت کیلئے

ایہ ایمان و استغفار سے بھر دھو لیاں مانگتی ہے سرزمین لکھنؤ شہر یا نیال ہے زور علی ہر رنگ دریشہ میں تھارے

اساتذہ ہی کہا گیا کہ تمہارا مقابلہ سنیوں سے نہیں بلکہ موجودہ کنگریسی حکومت سے ہے۔ ہمیں وہابی عنصر کا غلبہ ہے (رشید مذہب بلکہ پخت، سمیون ناخند و زار دینی بھی وہابی ہونگے مدیر) مگر تار میں حیران ہوں گے کہ مقابلہ تو کنگریسی حکومت سے تھا۔ مگر کنگریسی جاری یعنی صریح صریح کو۔ مسیروں کی فتح و نصرت کیلئے رہا ایمان و استغفار سے بھر دھو لیاں بھر کر زور علی اور شالین بدلتے دکھانے سے مفقود صرف یہ تھا۔ کہ لکھنؤ کے دارالین میں آقائے نامہ مولی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات و صحابہ کرام کو غش کھالیاں دیا جائیں اور اس طرح بیڈت بلکہ پخت کی دہا بیت دور کی جائے۔ (کاحولہ فلا فتنۃ الا باللہ)

شیعہ حضرات اگر اپنے قول میں صادق تھے تو کنگریسی حکومت کو کھالیاں دیتے اور زور دے مکانات یا اسمبلی ہاؤس پر ہتھیار کھینچتے اور ان کو مجبور کرتے کہ لکھنؤ میں جہاں ہندو گاندھی ایس، انانک۔ دم ہند پر کرشن عرض پر نہایت ملت کے رہنماؤں کی طرح کرنے کی اجازت ہے وہاں ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام لینا جرم قرار دیا جائے۔ ان بزرگان اسلام کا نام لینا دہا بیت و خارجیت نامعینیت، مولوی کی شکم پروری کا دھنگ۔ مسلم لیگ کی شکست کنگریس کا غلبہ و بیڈت اور شیعہ کی موت کا باعث ہے مگر شیعہوں نے کیا تو یہی کیا کہ صحابہ کرام پر مغضبات کی بھاری کیٹیوں کی دلائل کی۔ ہندوؤں اور کنگریسیوں کو خوش کیا۔ اعدائے اسلام کے لیے مسرت کا سماں بہم پہنچایا۔ مگر ان مسلمانوں کے عقل و خرد کا جھوٹا نام کیا جائے کہ بے جنوں نے صریح و دہا بیت و خارجیت کے شیعہوں کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر اعدائے صحابہ کے مقاصد کو تقویت پہنچی۔

ناشر عنایت الدین صاحب مشرقی کے متعلق اخبار کے اسی پرچہ کے مقالہ افتخار حیمہ میں لکھا گیا ہے کہ مشرقی صاحب کا مفقود حرف اپنی دوکان کو ذروغ دیتا ہے اور شیعہ جیسی جھگڑے کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور اگر مشرقی صاحب اپنے قول میں سچے تھے تو پہلے صریح صریح کیلئے کو دلائل کر لیتے یعنی حکومت یوپی کو مجبور کرتے کہ صریح صریح کو لکھنؤ میں جرم قرار دے۔

شیعوں کا یہ سوچ لکھنے اس شخص کے ساتھ ہے جس کے متعلق مقالہ افتخار حیمہ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ اس نے سید ظفر مہدی صاحب قبلانی کے لڑائی شیعہوں کے منوار سے وعدہ کیا تھا کہ آج آپ مجھے دواۓ نذرین دیں۔ تاکہ میری عزت نہ جائے۔ اور اگر آج آئے میری عزت رکھ لی تو آپ نے حضرات حق تبار دلا کر دم لوں گا۔ پھر اس مقالہ میں اصلاح ہو رہی ہے کہ اس کے حوالہ سے مشرقی کا اعلان نقل کیا گیا ہے کہ شیعہ صریح صریح ابن حقوق

(صریح صریح کے حق سے) سے دست بردار ہو جائیں۔ خود مگر فرقہ کو ایذا دہ ہیں۔ ہمیں مشرقی صاحب کی حالت پر رحم آتا ہے کہ انہوں نے تبرا کا حق دلانے کا وعدہ بھی کیا۔ شیعہوں کو صریح صریح سے مارنے کا مشورہ بھی دیا۔ صریح صریح کی شیعہوں کیلئے ایذا دہ بھی تسلیم کیا۔ مگر وہ انہوں نے صریح صریح کیلئے کو دلائل کرنے کے بجائے مصالحت کیلئے جھبانی شروع کر دی لہذا شیعہوں نے ان کی کوئی تجویز بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے باوجود اسی مقالہ افتخار حیمہ میں دیر رضا کا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم صریح صریح ہیں۔ ہمیشہ صلح کے لیے آمادہ ہیں۔ اور باؤنا شیعہوں کے گریز ہیں کوئل گے۔ دینرہ وغیرہ

ادارہ عالیہ مذہب عسکریہ کے اعلانات

(۱) دستور العمل فرج محمدی طبع ہو چکا ہے مگر یہ سب کا ہر پاروں کی غفلت یا غارت سے اس میں غلطی کی اس قدر کثرت ہے کہ ان کی اصلاح قلم سے ہوا ہے۔ حیدر شمس السلام میں دستور العمل شائع ہوا ہے۔ تمام جماعتیں اس سے مقابلہ کر کے ادارہ کے شائع کردہ دستور العمل کو صحیح کر لیں۔

(۲) ماہ شوال میں محمدی فرج کے کیمپ شروع ہو گئے۔ سب سے پہلے راولپنڈی شہر میں کیمپ ہو گا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ تمام اندرونی و بیرونی مسائل کے مطابق اپنی اپنی حدود پر تیار کر لیں۔

(۳) بعض مواقع میں محمدی فرج کے سہا ہی مارچ کرتے وقت بیڑے یا کوئی دوسری چیز از شتم مزامیر استعمال کرتے ہیں جس پر اکثر اصحاب کی طرف سے ادارہ میں متعدد شکایات موصول ہوتی ہیں اس معاملہ کو من و عن جناب صاحب اجزا دہ محمد بن الدین صاحب ناظم اقتساب (رقم قی عدالت ادارہ عالیہ محمدیہ مسکن) کی خدمت میں پیش ہو گیا ہے، آپ کا فیصلہ مطلق ہو گا۔ تمام سپاہیوں کو اس کی پابندی لازمی ہو گی۔ اللہ اللہ ان غت آئیں فیصلہ شائع کر دیا جائیگا (۴) ماہ رمضان المبارک شروع ہوا ہے تمام جماعتوں کے اہل عسکر اور ناظم فرج طو پر رمضان شریف میں سپاہیوں کی کوئی نگہبانی رکھیں اور عید کے روز تمام سپاہی کھانا نماز نماز العطر کسی ایک مقام پر جمع ہو کر ایک گھنٹہ تک پڑھ کر لیں۔

(۵) علم اسلامی ادارہ کی جانب سے تیار کیا جا رہا ہے جسکی جماعت کو چاہے ادارہ سے طلب کرتے (ناظم ادارہ)